REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰ — شمارہ ۴۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر:- محمد کریم الدین شاہد

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خاں

شرحِ چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپیہ
ممالک غیر:- بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پونڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پونڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۲۱ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ ہجری — ۲۸ نبوت ۱۳۷۰ ہش — ۲۸ نومبر ۱۹۹۱ء

بفضلِ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

جلسہ سالانہ کی بنیادی اغراض اور اُن کا لازمی تقاضا!

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی بنیاد جن ارفع و اعلیٰ دینی مقاصد کے پیشِ نظر رکھی گئی تھی، خلاصۃً انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں:-

پہلی بنیادی غرض یہ ہے کہ تا افرادِ جماعت کی معلوماتِ دینی وسیع ہوں۔ ان کا علم اور معرفت ترقی پذیر ہو۔ وہ یقینِ کامل سے مالا مال ہو کر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے ہمیشہ سرشار رہیں۔ مراد یہ کہ ان میں ایسی پاک تبدیلی رونما ہو کر دنیا کی محبت ٹھنڈی پڑے اور اپنے مولا کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دِل پر غالب آئے اور انہیں ایسی حالتِ انقطاع میسر آجائے کہ جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

دوسری بنیادی غرض یہ ہے کہ تا دنیا بھر میں دینِ حق کو غالب کرنے کی تدابیر حسنہ سوچی جائیں اور انہیں بروئے کار لانے کے ذرائع پر غور کیا جائے۔

تیسری بنیادی غرض یہ ہے کہ اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی طور پر دُعائیں کر کے تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول کے لئے اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کے حضور گریہ و زاری کی جائے۔ کیونکہ سب کچھ اسی کی دی ہوئی توفیق پر منحصر ہے نہ کہ ہماری اپنی تدبیروں اور کوششوں پر۔

جلسہ سالانہ کی ہر سہ اغراض کا بتمام و کمال پورا ہونا خدائی تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اغراض کی تکمیل کے لئے اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیب انسانوں کے لئے بہت درد و الحاح سے دُعائیں کیں اور انہیں یہ تسلی دی کہ

"اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دُعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں۔ چنانچہ اس مبارک و مقدس جلسہ کی ہر سہ بنیادی اغراض بتمام و کمال پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اس میں اہم دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر سے وہ سماں بندھتا ہے کہ ہر دل یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہتا کہ علوم و معرفت کے دریا بہہ رہے ہیں۔ اور رُوحوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ دِل یقینِ کامل سے مالا مال اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے سرشار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ دِلوں پر اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایسا غلبہ و استیلاء پکڑتی ہے کہ حالتِ انقطاع میسر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ بالخصوص دُنیا بھر میں دینِ حق کے غلبہ کی مہم میں فتح و کامیابیوں، کامرانیوں، پیشقدمیوں اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا ذکر سُن کر رُوحوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح درد اور سوز میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دُعائیں نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

جلسہ تو ہر سال ہی عظیم الشان برکات لے کر آتا ہے۔ اور اس میں شرکت کرنے والے لاکھوں انسان ان عظیم الشان برکات سے مستفیض بھی ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نئی نسل سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں اور بچّوں کو اور اسی طرح جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو بھی جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات سے آگاہ کر کے یہ احساس دلایا جائے کہ وہ بھی اس چشمۂ شیریں سے جی بھر کر سیراب ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ جہاں دُوسرے لوگ برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے مالا مال ہو کر لدے پھندے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں وہاں اپنی لاعلمی اور نادانی سے ان نوواردوں کی واپسی اس حال میں ہو کہ وہ تہی دامن اور خالی ہاتھ ہوں۔ وہ حسرت ناک محرومی سے اسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ وہ اس مقدس للّٰہی جلسہ سالانہ کو میلہ کا رنگ نہ دیں۔ بازاروں میں گھوم کر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ یا رہائش گاہوں میں مجلسیں لگا کر تضییعِ اوقات کے مرتکب نہ ہوں۔ بلکہ جلسہ کے تمام اجلاسوں میں ہمہ وقت موجود رہ کر علماءِ سلسلہ کی تقاریر اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرمعارف ارشادات کو پُوری توجہ اور انہماک سے سُنیں۔ اور انہیں ذہن نشین کرنے کے ساتھ ساتھ دِل میں جگہ دیں۔ اور بقیہ اوقات کو دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزار دیں۔ اور وہ کچھ پائیں جو اُن کے دوسرے اکثر دوست پاتے ہیں۔ اِدھر اُدھر گھوم کر اپنے وقت کو ضائع کرنے والے اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے:-

"سب کو متوجہ ہو کر سُننا چاہیئے، پُورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سُستی، غفلت اور عدمِ توجہ بہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سُنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سُنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

(بشکریہ ماہنامہ "اخبار احمدیہ" جرمنی۔ جولائی ۱۹۹۱ء)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت بکثرت شمولیت فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد خادم ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۷۰ ہش

خُوش اخلاقی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بڑے ہی واضح رنگ میں یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ :-

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ (سورۃ آل عمران : آیت ۳۱)

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ تمام بنی نوع انسان کو یہ بات کھول کر بتا دیجئے کہ اگر تم محبتِ خدا کے دعویدار ہو تو پھر میری اتباع کرو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی محبت تمہیں حاصل ہو جائے گی ۔ اور تم سے جو لغزشیں اور چھوٹے موٹے گناہ سرزد ہوتے ہیں اُن کے بد اثرات سے تم محفوظ ہو جاؤ گے اور خدا کی ستاری وغفاری تمہیں ڈھانپ لے گی ۔ گویا بالفاظِ دیگر اخلاقِ محمدیؐ کو ترک کرنا اور دینِ اسلام اور خدا کی محبت کا دم بھرنا دو متضاد باتوں کو یکجا کرنے والی بات ہے ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا
(مسلم۔ کتاب الفضائل)

کہ ہمارے پیارے آقا و مُطاع محبوبِ خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر بہترین اخلاق کے مالک تھے ۔ اب اگر کوئی شخص خدا کی رضا اور اُس کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے بھی اپنے اندر انہی صفاتِ حسنہ کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہوگی ۔ خصوصاً ایک مومن اور مسلمان کے لئے تو یہ ایک لازمی امر ہے کہ انہی اداؤں اور اسی رنگ کو اختیار کرے جو محبوبِ خدا کی ادائیں اور رنگ تھے ۔ اس کے خلاف ایک قدم بھی اُٹھانا ہلاکت و لعنت کا موجب بن جاتا ہے ۔ لیکن یہ کتنی افسوسناک اور تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کے نام نہاد ، متعصب اور تنگ نظر مُلاں اور صحافی زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اپنے عمل و کردار سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اخلاقِ محمدیؐ سے وہ عاری اور بے نیاز ہیں ۔

حدیث شریف میں تو یہ آتا ہے کہ :-

لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا۔
(بخاری کتاب الادب)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو عمداً اور نہ ہی تکلفاً فحش کلامی کرتے تھے ۔ بلکہ آپ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہترین شخص وہی ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں ۔ لیکن پاکستان کے سرکاری مسلمان اور مُلاں جماعت ، احمدیہ ذہ بانی جماعت احمدیہ کے بارے میں گندی ، فحش اور بازاری زبان استعمال کرنا ہی خدمتِ اسلام اور شائستگی سمجھتے ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کی اس شدت سے تاکید فرمائی کہ جوش کے ساتھ تکیہ کا سہارا چھوڑ کر بیٹھ گئے اور اس قدر تکرار کی کہ جب آپ نے یہ الفاظ دہرائے تو صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے اپنے دل میں یہ آرزو کی کہ کاش اب آپ خاموش ہو جائیں ، اور اتنی تکلیف نہ اُٹھائیں ۔ لیکن پاکستانی اخبارات جماعت احمدیہ کے خلاف جس قسم کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور جس رنگ میں مُلاں غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں اُنھیں ذرا خیال نہیں آتا کہ اُسوۂ نبویؐ کو ترک کرکے وہ رضائے الٰہی کے دروازے اپنے اوپر بند کر رہے ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو غیر مسلم کا جنازہ بھی دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو جایا کرتے تھے ۔ لیکن یہ نام نہاد مُلاں حکامِ بالا کو مجبور کرکے کلمہ گو احمدی کی قبر کشائی کرواتے ہیں اور پھر بھی اسلام کا دم بھرتے ہیں ۔ کیا یہ اخلاقِ محمدیؐ کا کھلا مذاق اُڑانے والی بات نہیں ؟ کلمہ طیبہ کے اقرار ، آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت و اشاعت ، السلام علیکم کے شعارِ اسلامی کو ترویج دینے پر اُن کے سینوں پر سانپ لوٹ جاتے ہیں ۔ یہ بھلا کونسے اسلامی اخلاق ہیں ؟ بدر کے صفحات میں ہم وقتاً فوقتاً ایسی مظالم کی داستانیں شائع کرتے رہتے ہیں جو اسلام کے لئے باعثِ ننگ و عار ہیں ۔ اُسوۂ نبویؐ کو چھوڑنے کے نتیجے میں پاکستان کا اندرونی امن جس طرح درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے وہ محتاجِ بیان والی بات ہے ۔ اور پھر بھی انہیں اصرار ہے کہ ایسے پُر آشوب دور میں بھی انہیں کسی مُصلح ، مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں ۔ حالانکہ وہ موعود اپنے مقررہ وقت پر آیا اور غلبۂ اسلام کی بُنیاد قائم کرکے اپنے پیچھے ایک زندہ اور فعال جماعت چھوڑ گیا جو بفضلہ تعالیٰ اخلاقِ محمدیؐ کی علمبردار ہے ۔ اور ایسے شدید ترین مخالفانہ ماحول میں بھی فرزندانِ احمدیت صبر و رضا ، جرأت و حوصلہ ، ایثار و قربانی اور ہمت و استقلال کی نظیریں قائم کرتے چلے جا رہے ہیں ۔ وھٰذا افضل اللہ ولا فخر ۔

اِن حالات میں احبابِ جماعت کے لئے از حد ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و پیروی میں اخلاقِ محمدیؐ کا نمونہ پیش کرتے چلے جائیں کہ اسی میں ہماری کامیابی و کامرانی مضمر ہے ۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے ۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ؎

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر تھے ، ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا ۔ اور نہ معجزات اور خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے ۔ بلکہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے ۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے ۔ الاستقامۃ فوق الکرامۃ کا یہی مفہوم ہے ۔ اور تجربہ کرکے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کیسے کرشمے دکھاتی ہے ۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا خصوصاً آجکل کے زمانہ میں ۔ لیکن اگر یہ لگ جائے کہ فلاں شخص با اخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی اسرار نہیں ۔ اخلاقِ حمیدہ کی زد اُن لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے ۔ بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر ۔ مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاقِ فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں ۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۸۱-۸۲)

محمد کریم الدین شاہد

انقلابِ نَو آنے والی

تثلیث کے سب جالوں سے نکلیں گے وہ باہر
مغرب کی یہ تہذیب بھی ہو جائے گی ختم

آئیں گے وہ اسلام کے پرچم تلے اِک دن
پائے گا سکوں دینِ محمدؐ سے ہی ہر گھر

پا جائیں گے وہ جھوٹے خداؤں سے رہائی
توحید کے انوار سے وہ ہوں گے منوّر

قرآن کی حکومت کو یہ مانیں گے بہر حال
ہو جائیں گے بیزار وہ باطل سے سراسر

اب روس میں اسلام کی پھیلے گی محبت
مرجھائے ہوئے چہرے بھی ہو جائیں گے خوش تر

لہرائے گا ہر مُلک پہ اسلام کا پرچم
بن جائیں گے سب دُنیا کے آقا مرے رہبر

یا رب ہمیں اسلام کے غلبہ کو دکھا دے
فاتح بنیں اسلام کے اب حضرتِ طاہر

خاکسار : خواجہ عبدالمومن ۔ اوسلو ۔ ناروے ۔

خطبۃ الجمعۃ المبارک

آج اِس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ میں دعوت الی اللہ کے نظام کو بہت سنجیدگی کے ساتھ جاری کیا جائے

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری ہے کہ وہ اسلام کے دفاع کا تمام تر بوجھ اپنے اوپر اٹھائے

ہمیں ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو عارضی طور پر روس میں جاکر اسلام کا پیغام پہنچائیں

جس طرح گذشتہ زمانوں میں اولیاء اللہ نے تبلیغ کے کام کئے تھے اس رنگ میں دوبارہ ان قوموں میں تبلیغ اسلام کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ ماہ اخاء (اکتوبر) ۱۳۷۰ ہجری شمسی / ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ غیر مطبوعہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو نشو و نما کی ایک صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ بدی کو بھی نشو و نما کی صلاحیت ہے اور نیکی کو بھی نشو و نما کی صلاحیت ہے بلکہ زندگی کے ہر ذرے میں خدا تعالیٰ نے یہ دونوں قسم کی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں، صرف یہ بات نہیں کہ بعضوں میں دوسروں پر غلبہ پانے کی طاقت ہے بلکہ اندرونی طور پر زندگی اور موت کی جدوجہد ہر ذرے میں جاری ہے خواہ وہ ظاہری طور پر زندگی رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اس کے باوجود زندگی کے لفظ کا اطلاق وسیع ترین معنوں میں خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر مخلوق پر ہوتا ہے اور موت اور زندگی کی جدوجہد جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ ملک کی پہلی آیت میں ملتا ہے، یہ ایسا نظام ہے جس کا تعلق ہر مخلوق سے ہے چنانچہ وہ PROTONS جن کے متعلق پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ یہ ابدی ہے اور کبھی مٹ نہیں سکتے ان کے متعلق اب اکثر سائنس دان یہ یقین کر چکے ہیں کہ ان کی زندگی بھی بہرحال اختتام پذیر ہوگی اور یہاں زندگی سے مراد ان کا بقا کا عرصہ ہے۔ اندرونی طور پر ان کے اندر ایک موت کا نظام بھی جاری ہے۔ اور جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے اس نے بہرحال مٹنا ہے۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمٰن)

تو اس میں بھی اللہ کے "وجہ" کا ذکر فرمایا۔ وہ ذات جو ذی الجلال والاکرام ہے اس کا چہرہ یعنی اس کی رضا ہے جو باقی ہے۔ باقی ہر چیز مٹ جانے والی ہے۔

اس ضمن میں اس سے پہلے چونکہ میں روشنی ڈال چکا ہوں اس لئے اس مضمون کو یہاں بیان نہیں کروں گا۔ چونکہ اس کا ضمناً اس مضمون کے ساتھ تعلق ہے جو میں اب بیان کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس کا ذکر آگیا۔ بہرحال بات یہ ہے کہ ہر چیز جسے پیدا کیا گیا ہے اُس کے اندر اندرونی طور پر ایک

زندگی اور موت کی جدوجہد جاری ہے

اور دونوں قسم کی صلاحیتیں خدا تعالیٰ نے اُسے ودیعت کر رکھی ہیں اس کے علاوہ بیرونی تعلقات میں بھی یہی نظام جاری ہے۔ بعض چیزیں بعض دوسری چیزوں پر غلبہ پاتی ہیں اور بعض چیزیں بعض دوسری چیزوں سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور اس میں بھی نیکی اور بدی میں کوئی تمیز نہیں کی گئی اور کوئی فرق نہیں کیا گیا بلکہ اس معاملہ میں بھی ایک حیرت انگیز عدل کا نظام جاری دکھائی دیتا ہے۔ اگر خدا نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں نشو و نما کی طاقت رکھی ہے تو ابلیس کو بھی اس طاقت سے محروم نہیں کیا۔ اور شیطان کو ہمیشہ کے لئے چھٹی دی گئی کہ اپنے لاؤ لشکر کو جس طرح چاہو میرے بندوں پر چڑھا لاؤ لیکن میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ اس میں بھی وہی نظام عدل جاری و ساری دکھائی دے رہا ہے۔ خدا نے نیکی کی صلاحیتیں جن بندوں کو عطا فرمائیں ان کو یہ یقین دلایا کہ اگر تم ان صلاحیتوں کو استعمال کرو گے تو بدی کی طاقتیں تم پر غالب نہیں آسکیں گی لیکن بدی کو بھی ایسی طاقتیں عطا کیں کہ جہاں وہ کوئی کمزوری دیکھیں اپنے مدمقابل پر غلبہ پالیں۔ یہ

زندگی اور موت کا وہ نظام ہے جس کا مذاہب سے بھی ایک گہرا تعلق ہے اور غیر مذہبی دنیا سے بھی۔ ہر قسم کی انسانی دلچسپیوں کے دائرے پر اس مضمون کا اطلاق ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں اس مقصد کی طرف آتا ہوں جس کے متعلق میں آج آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آج کے اس دور میں مذہب کی جنگ ایک دفعہ پھر بڑی شدت کے ساتھ چل پڑی ہے۔ اس سے پہلے جب تک روس اور امریکہ کا مقابلہ جاری تھا اس وقت تک اسلام کے خلاف مذاہب کی جنگ میں ایسی شدت نہیں تھی لیکن گلف (GULF WAR) کے واقعات کے بعد اور روس کے منہدم ہو جانے کے بعد عیسائی طاقتوں میں بڑی تیزی کے ساتھ عیسائیت کو غالب کرنے کا رجحان پھر زندہ ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی عیسائیت ہمیشہ اسلام پر حملہ آور رہی ہے لیکن ان سیاسی واقعات کے بعد جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے، یہ کوششیں ایک نئے عزم کے ساتھ بیدار ہوئی ہیں اور نئے منصوبوں کے ساتھ حکومتیں ان کوششوں میں شامل ہو چکی ہیں۔ روس پر جس طرح عیسائیت نے یلغار شروع کی ہے وہ اس دور کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ بڑی تیزی اور کثرت کے ساتھ ہر جگہ عیسائیت کا جال پھیلایا جا رہا ہے اور اسی طرح افریقہ پر عیسائیت نئے سرے سے نئے عزم کے ساتھ حملہ آور ہوئی ہے اور جو جو اطلاعات مجھے مل رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ خصوصاً ان دو واقعات یعنی گلف کی جنگ اور روس کا بالآخر اپنی شکست تسلیم کر لینے کے بعد عیسائیت میں ایک نئی رعونت پیدا ہو گئی ہے اور وہ عیسائی جو پہلے خاموش اور دبے ہوئے تھے وہ بڑی شدت کے ساتھ سر ابھار رہے ہیں اور دوبارہ بقیہ افریقہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

نائیجیریا میں جو حالیہ فساد ہوئے ہیں یہ بھی اسی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو رپورٹیں مجھے نائیجیریا سے ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جن شمالی علاقوں میں فساد ہوئے ہیں وہاں اس سے پہلے عیسائیت کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ مسلمانوں سے ٹکر لے لیکن یہ جو حالیہ واقعات رونما ہوئے ہیں اور خاص طور پر جب وہ امریکہ کو اپنی پشت پناہی پہ دیکھتے ہیں تو ان کے اندر ایک نئی رعونت پیدا ہو چکی ہے۔ انہیں نئی دولت کے سہارے مل چکے ہیں انہیں ہتھیار مہیا کئے جا رہے ہیں اس لئے عیسائیت اسلام کے ساتھ اپنی آخری جنگ کے لئے ہر قسم کی تیاری کر کے میدان میں کود چکی ہے۔

جہاں تک عالم اسلام کا تعلق ہے بدقسمتی سے عالم اسلام کو یہی عیسائی طاقتیں آپس میں الجھا رہی ہیں اور الجھائے رکھے رہی ہیں کوئی ایسا زمانہ نہیں گزرتا جس میں بعض مسلمان طاقتوں کو بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے خلاف کسی رنگ میں ابھارا نہ جا رہا ہو اور کوئی ایسا زمانہ قریب میں دکھائی نہیں دیتا جس میں مسلمان طاقتیں پوری طرح امن کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اسلام کے فروغ کی کوششیں کر رہی ہوں۔ کُردوں کا مسئلہ ہے جس کا عراق سے بھی تعلق ہے۔ ترکی (TURKEY) سے بھی تعلق ہے روس سے بھی تعلق ہے سیریا (SYRIA) (شام) سے بھی تعلق ہے اس مسئلے کو پہلے عراق کے تعلق میں چھیڑا گیا اب ترکی کے تعلق میں اسے چھیڑا اور ابھارا جا رہا ہے۔ اور اسی قسم کی بہت سی مثالیں پہلے بھی

تفصیل میں جانے کا وقت نہیں لیکن وہ لوگ جو ہوش مندی کے ساتھ خبروں کا مطالعہ کرتے ہیں ان پر یہ بات خوب روشن ہے کہ

عالم اسلام کو وہ امن اور وہ سکون میسر آ نہیں سکتا

جس کے ساتھ مسلمان اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نیکی کی راہوں پر ڈال دے لیکن صرف ایک بدنصیبی نہیں اس کے علاوہ اور بھی بدنصیبیاں ہیں۔ اگر بیرونی طاقتیں مسلمان طاقتوں کو سیاسی جھگڑوں میں نہ بھی الجھائیں، اور انہیں امن بھی نصیب ہو تو بدنصیبی یہ ہے کہ اس امن کے دور کو وہ پھر اندرونی طور پر ایک دوسرے سے مذہبی اختلافات میں لڑکر اپنی طاقتوں کو ضائع کر دیتی ہیں اور اس موقعہ کو ضائع کر دیتی ہیں۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نیکی کی پرورش اور پنپنے کے وقت ہوتے ہیں امن کا دور ہمیشہ اچھی صلاحیتوں کے لئے ایک خوش نصیب دور ہوا کرتا ہے جس میں اچھی طاقتوں کے پنپنے اور پھول پھلنے کا وقت ہوا کرتا ہے لیکن عالم اسلام کی حالیہ تاریخ پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جہاں امن بھی نصیب ہوا وہاں اس امن کو ہمیشہ اندرونی بدامنی میں تبدیل کر دیا گیا اور فرقہ بازیوں میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے اور سیاست میں بھی ہر قسم کے غلط حربے استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں اس امن کے دور کو ضائع کر دیا گیا اور بجائے استفادہ کے اور بھی زیادہ اس سے نقصان اٹھایا۔

پس کسی پہلو سے بھی آپ عالم اسلام پر نگاہ ڈالیں تسلی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی اور غیر طاقتیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نئے عزم اور بڑے گہرے اور دیرپا منصوبوں کے ساتھ دوبارہ ساری دنیا پر بھی حملہ آور ہیں اور خصوصیت سے اسلام پر حملہ آور ہیں۔ اس صورتحال میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے دفاع کا تمام تر بوجھ اپنے اوپر اٹھائے اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا گیا ہے۔ جب میں مخالفانہ طاقتوں، ان کے منصوبوں اور ان کی صلاحیتوں کا جائزہ لیتا ہوں تو میں حیران رہ جاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے کس کو کس کے مقابل پر ٹکرا دیا ہے۔ اتنی عظیم طاقتیں ہیں۔ صرف دولت کے اعتبار سے ہی دیکھیں تو کروڑوں گنا زیادہ طاقتور قومیں ہیں، مقابل پر جماعت احمدیہ کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اگر عددی اعتبار سے دیکھیں تو یہی صورت حال ہے۔ اگر سیاسی اثر و نفوذ کے لحاظ سے دیکھیں تو یہی صورت حال ہے کوئی ایسا پہلو جو مقابلوں میں کام آیا کرتا ہے ایسا نہیں جو جماعت احمدیہ کو ان کے اوپر فوقیت دیتا ہو پھر خدا تعالیٰ نے ہمیں اس غیر متوازن جنگ میں کیوں الجھا دیا اور کیوں ہم سے یہ توقع کی گئی کہ ہم اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر بالآخر غالب کر کے دکھائیں گے۔

اس مضمون پر جب آپ غور کریں تو دنیا میں سب سے بڑا تعجب انگیز واقعہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بعثت تھی۔ آپ سے یہ جدوجہد شروع ہوئی اور آپ ہی سے اس جہاد کا آغاز ہوا۔ آپ ایک تھے جن کو مخاطب کر کے خدا نے فرمایا:

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ (سورۃ المدثر: آیت ۳) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھ اور تمام دنیا کو انذار کر اور ساری دنیا سے ٹکر لے میری خاطر اور میرے غلبے کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک جہاد کا اعلان کر دے اور وہ جہاد عالمگیر جہاد تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اکیلے تھے۔ پس سب سے زیادہ حیرت انگیز واقعہ تو ان دنوں کا واقعہ ہے جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اکیلے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کے تابع تمام دنیا کی طاقتوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ٹکر لینے کی ہدایت فرمائی گئی اور پھر اس جہاد کا آغاز ہوا جو ۱۴ سو سال سے جاری ہے۔ گو مختلف وقتوں میں اس کی شکلیں بگڑتی بھی رہیں، بنتی بھی رہیں۔ دشمنوں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائیوں میں پانسے بھی پلٹتے رہے۔ کبھی یہ لڑائیاں مذہبی دنیا میں لڑی گئیں۔ کبھی سیاسی دنیا میں لڑی گئیں۔ مختلف حالات میں یہ جہاد مختلف صورتوں سے گزرتا ہوا جاری رہا اور آج بھی جاری ہے لیکن اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ وہ سیاسی جنگیں بھی جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ہوئیں ایک مذہبی عنصر اپنے اندر رکھتی تھیں اور ان جنگوں کو بھی خالصۃً سیاسی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ عیسائی قوموں کی دنیا میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی قوموں سے لڑائیاں ہوئی ہیں مگر سوائے ان لڑائیوں کے جو مسلمانوں کے ساتھ ہوئیں کسی دوسری لڑائی کا نام صلیبی جنگ نہیں رکھا گیا اور اسلام پر جہاد کا الزام دھرنے والوں کا یہ حال تھا کہ کئی سو سال تک مسلمان ممالک پر باہر سے جا کر حملہ آور ہوتے رہے اور ان جنگوں کا نام مذہبی جنگیں رکھا گیا۔ پس اگرچہ وہ سیاسی جنگیں تھیں لیکن ان کے اندر اسلام دشمنی کا ایک عنصر بھی نمایاں کار فرما رہا ہے۔ آج جو صورتحال ہے یہ صورتحال اتنی نازک ہے اور اتنی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ اس کے تمام پہلوؤں پر تمام احمدیوں کا نظر رکھنا بہت ہی ضروری ہے اور اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً آپ کو بیدار کرنا میرے بنیادی فرائض میں داخل ہے۔ جو شکل آج مجھے دکھائی دے رہی ہے

ایسی خطرناک شکل اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی

عیسائیت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بڑے عزائم کے ساتھ اور نئے ارادے باندھ کر، نئے منصوبوں کے ساتھ، نئی دولتوں کا سہارا لیکر، نئی سیاسی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل کرتے ہوئے بڑے زور کے ساتھ دوبارہ تمام دنیا پر اور خصوصیت سے اسلام پر حملہ آور ہوئی ہے اور اس کے حقیقی دفاع کے لئے احمدیت کے سوا کسی میں صلاحیت نہیں ہے اور کسی کو ان باتوں کا دماغ نہیں ہے۔ کسی کی زندگی کا اعلیٰ مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ خالصۃً اسلام کا دفاع کرے اور حقیقت میں اسلام کا دفاع کرے نہ کہ کسی سیاسی غرض کا۔ پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو اپنی تمام تر قوتوں کو مجتمع کر کے نئے عزم کے ساتھ اس جہاد کے میدان میں کودنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایسا کر رہی ہے۔

جہاں تک مقابل پر ہر قسم کا لٹریچر تیار کرنے کا تعلق ہے۔ جہاں تک ہماری موجودہ صلاحیتوں سے کام لے کر ان کے نتیجہ میں مقابل پر منصوبے بنانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جاری ہے لیکن اس وقت ضرورت ہے لام بندی کی اور اسی طرف میں کچھ عرصہ سے آپ کو متوجہ کرتا رہا ہوں۔ بعض دفعہ دنیا کے عام امن کے حالات میں فوجوں کی تعداد بڑھانے کے لئے ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اگرچہ فوجی نظام ضرور موجود رہتا ہے۔ ہتھیار بھی بنتے ہیں اور ہتھیار بنانے والے محکمے مسلسل بیدار مغزی کے ساتھ بہتر سے بہتر ہتھیار فوج کے لئے مہیا کرنے کے لئے کوشاں بھی رہتے ہیں لیکن جب جنگ کا بگل بجایا جائے تو اس وقت صورت حال یکسر بدل جاتی ہے اور انہی کوششوں میں جو پہلے سے ہی جاری ہیں نئی جان پڑ جاتی ہے۔ غیر معمولی حرکت اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور کام میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایسے اوقات جبکہ کثرت کے ساتھ لوگوں کو بھرتی کے لئے بلایا جائے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لام بندی ہو گئی، لام بندی کا حکم ہو گیا اور لوگوں کو، عام الناس کو بار بار دعوت دی جاتی ہے کہ آؤ اور اس فوج میں شامل ہو۔ مجھے یاد ہے ہندوستان میں جب جنگ عظیم کا وقت تھا تو کثرت کے ساتھ حکومت کی طرف سے ایسے محکمے قائم کر دیئے گئے تھے جو دیہات میں جاکر، اندرون ملک دور دور جاکر لوگوں کو اکٹھا کر کے فوج کے لئے بھرتی کرنے کے لئے لایا کرتے تھے۔ دیہات سے قافلہ در قافلہ ایسے لوگوں کو اکٹھا کر کے ان مقامات پر پہنچایا جاتا تھا جہاں ان کے معائنے ہوتے تھے اور ان کو فوج میں داخل کرنے کے لئے ابتدائی تحقیق کی جاتی تھی ان کی صلاحیتیں جانچی جاتی تھیں۔ غرضیکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں فوج کی جو کچھ ضروریات ہوتی ہیں اس کے مطابق ان کو جانچا پرکھا جاتا تھا اور اس زمانہ میں مجھے یاد ہے کہ فوج کے جانچنے اور پرکھنے کا معیار بھی کم کر دیا گیا تھا کیونکہ عام حالات میں اگر مثلاً چلتے وقت کسی کے گھٹنے سے گھٹنے ٹکرا جاتے ہیں تو فوج میں ایسے شخص کو قبول نہیں کیا جاتا مگر ان دنوں میں وہ جو BANDY LEGS والے کہلاتے ہیں جن کے گھٹنے بہت زیادہ باہر کی طرف نکلے ہوں یا جن کے گھٹنے چلتے وقت آپس میں ٹکراتے ہوں ان کو بھی قبول کر لیا جاتا تھا تو جتنی ضرورت زیادہ بڑھتی ہے اتنے پیمانوں میں بھی لچک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ میں دعوت الی اللہ کے نظام کو بہت زیادہ سنجیدگی کے ساتھ جاری کیا جائے اور صرف صاحب علم لوگ ہی اس نظام سے منسلک نہ ہوں بلکہ کم علم والے بھی، ہر قسم کے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں پوری طاقت کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں کیونکہ اس میدان میں ابھی ہمیں بہت ہی کمی محسوس ہوتی ہے۔

روس کے متعلق میں نے اعلان کیا تھا کہ ہمیں ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو عارضی طور پر روس میں جاکر اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ضرورت بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور روس کے مختلف علاقوں سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ ہماری طرف آؤ۔ ہماری طرف آؤ ہمارے پاس مستقل آدمی بھیجو۔ ہمیں ایسے معلم عطا کرو جو بیٹھ کر ہمیں اسلام سکھائیں مگر سر دست جماعت احمدیہ کے پاس ایسی انفرادی طاقت نہیں ہے کہ ہم ان کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ وقف کی جو میں نے تحریک کی تھی اس میں اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت میں لبیک کہنے کا جذبہ ضرور ہے لیکن بعض غلط فہمیاں غالباً مانع رہی ہیں۔ ایک غلط فہمی یہ ہے کہ روس میں صرف روسی زبان استعمال کی جاتی ہے اور اس وجہ سے وہ لوگ جن کو روسی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں آتا وہ سمجھتے ہیں ہماری خواہش تو ہے دل تو چاہتا ہے مگر ہم مجبور ہیں اور اس خدمت میں شامل نہیں ہو سکتے، ان کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے میں بتاتا ہوں کہ روس میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں اور خاص طور پر اہل مشرق کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ فارسی زبان بعض علاقوں میں بکثرت استعمال ہوتی ہے اور بعض علاقوں میں ترکی زبان بکثرت بولی اور سمجھی جاتی ہے اور بعض ایسے علماء ہیں جو عربی زبان بھی خوب اچھی طرح بولتے اور سمجھتے ہیں پس وہ لوگ جو روسی زبان نہیں جانتے اور فارسی جانتے ہیں یا فارسی سے کسی حد تک شد بد رکھتے ہیں ان کے لئے بھی بہت اچھا موقعہ ہے کہ اپنے آپ

کو پیش کریں۔

پس روسی زبان جاننا کوئی شرط نہیں ہے

علاوہ ازیں اگر ان میں سے بھی کوئی زبان نہ آتی ہو تو اب تک جو میں نے جائزہ لیا ہے اس سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اکثر ریاستوں کے صدر مقامات میں ہر قسم کے مترجمین مل جاتے ہیں اور بعض بہت اچھے اچھے ترجمے کرنے والے بہت سستے داموں مہیا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یہ ازبکستان ہے۔ بخارا اور سمرقند وغیرہ کے علاقے ہیں ان میں بڑے اچھے اردو دان بھی موجود ہیں بجیب نہیں۔ میں نے اپنا نمائندہ وہاں بھجوایا تو مجھے معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ بہت ہی اچھے اچھے اردو دان جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی اردو میں تقریریں کرتے ہیں اور پھر بعض اردو کے رسالے بھی شائع کرتے ہیں وہ نہ صرف وہاں مہیا ہیں بلکہ بہت ہی معمولی داموں پر ان کی خدمات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پھر ایک سے زیادہ زبانیں جاننے والے بھی وہاں بہت موجود ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو دو تین چار مشرقی زبانیں جانتے ہیں اور ہر قسم کے مواقع کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں یعنی اگر کوئی احمدی پاکستان سے جاتا ہے جو اردو دان ہے تو وہ اردو سے اس مقامی زبان میں بھی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اردو زبان میں بھی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی عرب احمدی جاتا ہے تو ایسے ترجمہ کرنے والے ہیں جو عربی سے ترکی، فارسی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ زبانوں کے لحاظ سے اس بات نے مجھے بہت ہی متعجب کیا۔

میرا خیال تھا کہ روس کے علاقوں میں سوائے ایک آدھ زبان کے لوگوں کا زبانوں کی طرف رجحان نہیں ہوگا مگر ہمارے اس دور کے پہلے روسی احمدی جو ایک بہت قابل آدمی ہیں، مسٹر راویل، وہ آج کل یہاں تشریف بھی لائے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کر رکھی ہے ان کے متعلق مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ پانچ زبانیں نہایت شستگی سے جانتے ہیں۔ مثلاً مشرقی یورپ کی زبانوں میں سے روسی زبان کے تو وہ بہت اچھے لکھنے والے ماہر شاعر بھی اور ڈرامہ نویس بھی اور کالم نویس بھی لیکن ہنگیرین زبان میں بھی ایسے ماہر ہیں کہ B.B.C نے اپنے ہنگیرین پروگرام کے لئے ان کی خدمات حاصل کی ہیں اور ہنگیرین قوم کو B.B.C جو پیغام بھیجنا چاہتی ہے آج کل ان کے ذمہ ہے کہ وہ کچھ وقت ہنگیرین زبان میں وہ پیغامات ان قوموں کو پہنچائیں۔ یعنی اگرچہ پیغامات کی شکل میں تو نہیں دیئے جاتے مگر جب B.B.C غیر زبانوں میں اپنے پروگرام نشر کرتی ہے تو آخر مقصد یہی ہوا کرتا ہے کہ انگلستان جو باتیں ان تک پہنچانا چاہتا ہے اس رنگ میں وہ ان تک پہنچیں۔ مختلف مضامین کی شکلوں میں، مختلف اہم امور پر مقالے لکھوا کر وہ اپنے رنگ میں نہایت عمدگی کے ساتھ آخر اپنے مطالب کو وہاں تک پہنچا دیتے ہیں اور راویل صاحب جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ اتنے ماہر ہیں کہ B.B.C جو بڑے اعلیٰ معیار کے مترجمین کو قبول کرتی ہے جن کا ترجمے کا معیار بہت بلند ہے انہوں نے ان کو اس قابل سمجھا کہ ہنگیرین زبان میں یہ B.B.C کی نمائندگی کریں۔ اور بھی بہت سی زبانیں یہ جانتے ہیں۔ ترکی زبان بھی جانتے ہیں لیکن پانچ زبانیں مجھے انہوں نے بتایا ایسی ہیں کہ وہ بآسانی بغیر کسی دقت کے، بغیر توقف کے وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر لیتے ہیں تو اسی طرح ازبکستان وغیرہ میں ایسے لوگ بکثرت ہیں جو زیادہ زبانیں جاننے والے ہیں اور کوئی احمدی جس کو سوائے اردو کے کوئی زبان نہیں آتی وہ ازبکستان کے علاقہ میں تو اپنے آپ کو کلیۃً اجنبی نہیں پائے گا۔ وہاں ضرور اسے ایسے آدمی مل جائیں گے جو اس کا ترجمہ کر سکیں اور دیگر جگہوں میں بھی اگر تلاش کیا جائے تو کوئی نہ کوئی ایسا مل جائے گا تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو روس میں وقف کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ زبان کے تردد میں نہ پڑیں۔ اگر وہ توفیق رکھتے ہیں کہ اپنے خرچ پر روس میں دو ہفتے یا تین ہفتے یا دو مہینے گزار سکیں تو وہ باقاعدہ تحریک جدید کی معرفت یا براہ راست مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ اور ہم ان کی راہنمائی کریں گے کہ کہاں جانا ہے اور کیا کیا اس علاقہ کی ضروریات ہیں جنہیں ان کو پورا کرنا ہوگا اور چونکہ جماعت احمدیہ کے روابط اب بہت سے علاقوں میں قائم ہو چکے ہیں اس لئے کوئی مشکل نہیں کہ ہم ایسے لوگوں سے ان کے رابطے کرا دیں جو ان کو سنبھال لیں اور ابتدائی طور پر ان کی مدد کریں۔ اگرچہ ان کو اپنے اخراجات خود ہی برداشت کرنے چاہئیں لیکن روسی اقوام میں مہمان نوازی بہت ہے اور وہ کوشش یہی کریں گے کہ جس طرح بھی ہو جائے آپ ان کو پورا کھانا میسر آئے نہ آئے آنے والے مہمانوں کا خیال رکھیں ایک غلط فہمی کا یہ حصہ تھا جو دور کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا یہ ہے کہ جب ہم لفظ روس بولتے ہیں روس کہتے ہیں یا روسی کہتے ہیں تو باہر کی دنیا خصوصاً ہندو پاکستان میں اس سے مراد U.S.S.R ہے یعنی یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک۔ لیکن جس بڑے ملک کو ہم روس کہتے ہیں وہاں پہنچیں تو وہاں جب بھی آپ روس کہیں گے اس سے مراد صرف یورپین ریاست روس ہے اس کے سوا روس سے کچھ مراد نہیں لی جاتی۔ U.S.S.R کی سب سے بڑی ریاست کا نام روس ہے یعنی رشیا، اور اسی میں بھاری اکثریت یورپین کی ہے۔ اگرچہ روسی قومیں بھی یہاں آباد ہیں اور سٹالن کے زمانے میں خصوصیت کے ساتھ بعض مسلمان علاقوں سے لوگوں کو ہانک کر یہاں لایا گیا اور یہاں بسایا گیا۔ اس میں تاتاری قومیں بھی موجود ہیں۔ قازان ایک شہر ہے جہاں بڑی تعداد میں تاتاری مسلمان بستے ہیں تو اگرچہ دوسری قومیں بھی ہیں مگر رشیا کی ریاست میں زیادہ تر یورپین ہیں اور یہ روس کی بیچ جسے ہم روس کہتے ہیں اس کی سب سے بڑی طاقتور اور سب سے بڑے رقبے پر پھیلی ہوئی ریاست ہے۔ اتنی بڑی ہے کہ اکیلی یہ ریاست امریکہ سے بڑی ہے۔ اس سے بڑی یا اس کے لگ بھگ ہوگی قریباً بہت بڑا رقبہ ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ روس میں نہ صرف یہ کہ روس لفظ کو یہاں یورپین سے پہچان کیا جاتا ہے بلکہ اگر آپ اجنبی ہیں اور ان باتوں کو نہیں جانتے اور بعض دوسری ریاستوں میں ان لوگوں کو روسی کہہ کر مخاطب کریں گے تو وہ ناراض بھی ہو سکتے ہیں اور بعض بھڑک بھی سکتے ہیں کیونکہ آج کل خصوصیت کے ساتھ U.S.S.R میں روسی ریاست کے خلاف دوسری ریاستوں میں بڑی سخت رقابت پیدا ہو رہی ہے۔ اور بعض جگہ تو شدید نفرت ہو رہی ہے چنانچہ حالیہ زمانہ میں جو محققین وہاں دورے پر گئے ہیں اور واپس آکر انہوں نے مقالہ جات لکھے ہیں ان کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض علاقوں میں تو شدید نفرت کی لہریں چل پڑی ہیں اور روسی لفظوں کو جو پہلے تمام جگہ جگہ بورڈوں پر آویزاں دکھائی دیتے تھے یا روزمرہ کی سڑکوں پر رستے دکھانے کے لئے ہدایات کی شکل میں روسی لفظ استعمال ہوتے تھے وہ سارے بورڈ اب ختم کر دیئے گئے ہیں اور ان سب روسی لفظوں کو بدل کر مقامی زبانوں کے لفظوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ایک لفظ مثلاً مگاسان (MAGAZIN) ہے جو غالباً فرنچ میں بھی دوکان کو کہتے ہیں، روسی زبان میں بھی مگاسان یا میگسین (اس کا تلفظ مجھے صحیح یاد نہیں) دوکان کو کہتے ہیں۔ اب بخارا اور سمرقند، تاشقند وغیرہ ان سب جگہ تمام وہ دوکانیں جن پر پہلے یہ لفظ لکھا ہوا تھا اب وہاں دوکان لکھ دیا گیا ہے اور ضمناً آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ان کے ہاں مشرقی علاقوں میں جو مقامی زبانیں ہیں ان میں بہت سے ایسے لفظ ہیں جو اگر غور سے سنیں جائیں تو معلوم ہوگا کہ اردو میں بھی مستعمل ہیں صرف تھوڑا سا تلفظ کا فرق ہے چنانچہ روسی مہمان جو ہمارے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے بعد میں جب ان کے ساتھ مجالس ہوئیں تو ایک سے زائد مرتبہ اس طرح ہوا کہ جب یہ آپس میں بات کر رہے تھے تو ترجمہ کرنے سے پہلے میں نے ان کو بتا دیا کہ میں سمجھ گیا ہوں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں تو انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ چلا تو میں نے بتایا کہ آپ کے ہاں بہت سے ایسے لفظ ہیں جو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں جس طرح دوکان ہے، اس کو دکان کہیں گے لیکن ہے دوکان ہی بہر حال اور بھی بہت سے لفظ ہیں چونکہ جن مضامین پر بحث ہو رہی تھی وہ میرے علم میں تھے اس لئے دو چار لفظ راہنمائی کر دیا کرتے تھے کہ یہ کیا بات کہنا چاہتے ہیں یا کیا بات پوچھنا چاہتے ہیں اور وہ اندازے درست نکلتے رہے۔ تو اگر

پاکستانی دوست یا ہندوستانی یا دوسرا اردو دان

روس کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں اور ان علاقوں میں جائیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ خود بھی ان کی زبان سیکھنے کے اہل ہو جائیں گے اور اس ضمن میں واقفین کو چاہیئے کہ جاتے ہی زبان سیکھنے کے اداروں میں ضرور داخل ہوں۔ صرف گلیوں میں چلتے پھرتے گفتگو کے ذریعہ زبان نہ سیکھیں بلکہ اداروں میں بھی داخل ہوں۔ وہاں بھی زبان سیکھیں گے اور ساتھ تبلیغ بھی کر سکیں گے اپنے ہم مکتب لوگوں سے مذہبی گفتگو بھی کر سکیں گے۔ اور اس طرح ان کے دونوں کام ہو جائیں گے ایک پنتھ دو کاج والا معاملہ ہوگا۔ تو ہمیں اس وقت کثرت کے ساتھ لام بندی کی ضرورت ہے اور بہت احمدیوں کی ضرورت ہے جو نئے علاقوں میں جہاں اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ کثرت سے پہنچیں وہاں چھوٹے چھوٹے مکاتب لگائیں۔ وہاں ان کو نماز پڑھنی سکھائیں۔ دعائیں کرنی سکھائیں۔ اور درس جاری کریں جس طرح گذشتہ زمانوں میں اولیاء اللہ نے تبلیغ کے کام کئے تھے اس رنگ میں جا کر انہی اداؤں کے ساتھ دوبارہ ان قوموں میں تبلیغ اسلام کریں مسلمان علاقوں میں اس لئے خصوصیت سے تبلیغ کی ضرورت ہے کہ ان میں سے اکثریت ایسی ہے جو خدا کی ہستی سے ہی غافل ہو چکی ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے بھی ہیں تب بھی خدا کا تصور نہیں ہے اور اسلام کو ایک قوم اور نیشن (NATION) کے طور پر لے رہے ہیں بڑا خطرہ یہ ہے کہ بعض مسلمان ممالک جو اپنے سیاسی نفوذ کو ہی اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں وہ پہنچ رہے ہیں اور ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ان سے پیسے لیں اور ان کے مقاصد میں استعمال ہوں اور اسلام کو ایک قومیت کے رنگ میں اپنا

اور پھر سیاسی جد و جہد میں اس جذبے کو استعمال کریں۔ ایسے لوگ جو عملاً خدا کی ہستی سے ہی ناواقف ہو چکے ہیں ان میں جب اس قسم کے رجحان پہنچیں گے تو اسلام کے اندر جو اس وقت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے نقصان اٹھائیں گے۔ ان کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ جو ہم سیکھ رہے ہیں یہ محض سیاست ہے اور قوم پرستی ہے، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پس پیشتر اس سے کہ غلط تصورات وہاں پہنچیں کہ ان کی پیاس پر قابض ہو جائیں اور جسے وہ پانی سمجھ کر پی رہے ہوں وہ دراصل زہر کے پیالے ہوں ضرورت ہے احمدیوں کو وہاں پہنچنا چاہیئے اور آب حیات لیکر پہنچنا چاہیئے اسلام کو اسلام کے رنگ میں خالص اسلام کے طور پر ان تک پہنچانا چاہیئے اور ان کی ضرورتوں کو سیراب کرنا چاہیئے۔ پس یہ ایک دو کی بات نہیں ہے سینکڑوں چاہئیں اور میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر زبان سے کلیتہً نابلد بھی ہوں اور مترجم بھی مہیا نہ ہوں تو اگر احمدی مختلف علاقوں میں جا کر دو ہفتے، مہینے کے لئے ایسے اڈے لگا لیں کہ جہاں وہ دعائیں کرتے رہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف بلائیں اور اشاروں کے ساتھ نمازیں پڑھنا سکھائیں اور نیکی کی تعلیم جس حد تک ان کو توفیق ملے اشاروں کنایوں سے ان کو دینے کی کوشش کریں اور دعائیں سکھائیں۔ دعا کر کے بتائیں۔ اشاروں سے اپنے مقصد کو سمجھانے کی کوشش کریں تو چونکہ یہ خالصتہً للہ ہوگا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان بے زبانوں کو بھی خدا تعالیٰ اثر کی زبان عطا کر دیگا اور اثر کی زبان لفظوں کی محتاج نہیں ہوا کرتی۔ وہ دلوں تک براہ راست پہنچتی ہے۔ ضرورتیں بہت زیادہ ہیں اور وقت بہت کم ہے کیونکہ جو خبریں آ رہی ہیں وہ بڑی متوحش ہیں۔ دو قسم کے اثرات اس وقت نئے آزاد ہونے والے مشرقی یورپ اور روس میں بڑے نمایاں طور پر دکھائی دینے لگے ہیں ایک عیسائیت کا چرچا اور بڑی کثرت کے ساتھ پرانے کلیساؤں کو از سر نو مرمت کر کے اور زینت دے کر باوقار بنانا اور اس کی ظاہری کشش سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے جد و جہد کرنا۔ ایک یہ کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے پھر عیسائیت کے نام پر مالی اور دوسری امداد پہنچ رہی ہے۔ پھر مغربی عیسائی قوموں کے ساتھ ہمنوائی کا جو موقع ہے یہ بھی آج کل روس میں ایک فخر بن رہا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ جو مغربی قوموں کے زیادہ دوست بن کر ابھریں گے وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے اور آج کل کی یہی ہوا چل رہی ہے اس ہوا میں ہمیں بھی ساتھ چلنا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں عیسائیت کو فروغ کے لئے نئے نئے مواقع عطا ہو رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ ایک اور خطرناک رویہ ہے مغربی طرز زندگی کی، تہذیب و تمدن کی تمام برائیاں بڑی تیزی کے ساتھ ان علاقوں میں داخل ہو رہی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ آزادی سے مراد یہ ہے کہ جو چاہو جس طرح چاہو بدکاریاں کرو۔ اور عیش و عشرت میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑ جاؤ۔ [illegible] یعنی جرم کے رجحانات گذشتہ ایک سال کے اندر اندر تیزی سے بڑھے ہیں کہ روس سے آنے والے بتاتے ہیں کہ بعض علاقے پہچانے نہیں جاتے وہاں کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس طرح گلیاں بے امن ہو جائیں گی لیکن اب یہی صورت حال ہے۔ ہمارے راویل صاحب نے بھی جو آ کر ماسکو میں تبدیلیوں کے واقعات سنائے ہیں وہ بہت ہی سخت پریشان کن ہے اور ظلم یہ ہے کہ ان چیزوں کے ساتھ عیسائیت کا چولی دامن کا ساتھ بن گیا ہے یعنی ہاتھ میں ہاتھ پکڑے، عیسائیت اور بدکاریاں اکٹھی ان گلیوں میں پھر رہی ہیں اور ایک دوسرے سے کوئی منافرت نہیں ہے اور یہ جو آزادی عیسائیت دیتی ہے یہ عیسائیت میں ایک مزید کشش پیدا کرنے والی بات بن گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں اپنے نام عیسائی رکھ لو چرچ چلے جایا کرو اس کے علاوہ جو چاہو عیش و عشرت کرو جس قسم کی زندگی بسر کرو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم بخشے گئے یہ جو ڈھیل ہے اس ڈھیل نے عیسائیت میں ایک اور زائد کشش پیدا کر دی ہے۔ اس کے مقابل پر

جب اسلام اپنی اصل شکل صورت میں پہنچیگا

تو ان کو بالکل مختلف طرز زندگی کی طرف بلاتا ہے۔ پابندیاں عائد کرتا ہے تم یہ بھی نہ کرو وہ بھی نہ کرو اور اپنے جذبات کے اوپر بھی کنٹرول رکھو اپنے خیالات پر بھی کنٹرول رکھو۔ اپنے روز مرہ کے رہن سہن میں نمایاں پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ شروع شروع میں تو بڑا ہی اکتا دینے والا منظر نظر آتا ہے جیسے لوہے چنے کھانا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ کیا تماشہ بن گیا ہے۔ کس قسم کے لوگ ہمارے پاس آ گئے ہیں۔ ہم تو آزادی کی طرف جا رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ نہ کرو وہ نہ کرو اور وہ کرو اور یہ کرو۔ غرضیکہ جو جد و جہد ہے جسے انگریزی میں کہتے ہیں UNEQUAL FIGHT یعنی غیر متوازن جنگ ہے اور بظاہر ہر فوقیت عیسائیت کو حاصل ہے اور بظاہر ہر لحاظ سے ان کا پلہ اسلام کی طرف ہے لیکن اس کے باوجود میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام کے اندر ایک اندرونی طاقت ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق کی طاقت ہے وہ سچائی کی طاقت ہے۔ یہ لازماً غالب آجائے گی اگر متقی لوگ اسلام کا پیغام لے کر وہاں پہنچیں اور اپنے اعلیٰ اور پاک نمونے سے ان کو بتائیں کہ روحانی انقلاب کیا ہوتا ہے اور روحانی زندگی کس کو کہتے ہیں۔ اس قسم کے پیاسے بھی وہاں موجود ہیں اور مسلمانوں میں خصوصیت کے ساتھ عیسائیت کے مقابل پر یہ رقابت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور اس موقعہ سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے مشرقی ریاستوں کے دورے کئے ہیں ان کے بعض مضامین سے مجھے پتہ لگا ہے کہ ان ممالک میں مغربیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خلاف ایک شدید رد عمل پیدا ہو چکا ہے اور لکھنے والا لکھتا ہے کہ بہت سے مسلمان جن کو پہلے اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں تھا اور جن کو اب بھی نہیں پتہ کہ اسلام کیا ہے وہ اس رد عمل کے نتیجہ میں مسجدوں میں جانے لگ گئے ہیں اور مسجدوں کی رونق بعض جگہ اتنی بڑھ رہی ہے کہ اگر ایک سال پہلے ایک آدمی جاتا تھا تو اب دس آدمی جاتے ہیں تو جہاں عیسائی علاقوں میں عیسائیت اور مغربی تہذیب کی گندگیاں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں وہاں مشرقی علاقوں میں اس کے رد عمل کے نتیجہ میں ہمارے لئے ایک اچھا ماحول بھی مہیا ہو رہا ہے اور ایک اچھی سازگار فضا میسر آ رہی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت نہیں رہا کہ ہم انتظار کریں کہ زبانوں کے بڑے ماہر، علم کے ماہر اور باقاعدہ تربیت یافتہ مربی تیار کر کے وہاں بھیجیں۔ یہ اس قسم کا وقت نہیں ہے۔ یہ تو ایسا وقت ہے کہ جب قومی بقا کی خاطر جو کچھ ہے میدان جنگ میں جھونکنا پڑا کرتا ہے۔ بعض دفعہ بچوں کو بھی بھیجنا پڑتا ہے۔ اب عراق ایران جنگ میں آپ دیکھیں کہ ایک وقت ایران پر ایسا آیا تھا جبکہ بالغ لڑنے والے مہیا نہیں ہو سکتے تھے تو انہوں نے عمر کا معیار ڈھیلا کرنا شروع کیا اور کم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ آخر ایک وقت ایسا آیا کہ جب میدان جنگ میں بھیجنے سے پہلے نابالغ بچے اکٹھے کئے جا رہے تھے اور بعض ایسے منظر ٹیلی ویژن پر یہاں دکھائے گئے جن سے پتہ چلتا تھا کہ مائیں روتی پیٹتی رہ جاتی تھیں اور ان کے بچوں کو چھین کر لے جاتے تھے کہ ان کو ہم شہادت کے لئے تیار کر رہے ہیں اور دائمی زندگی بخشیں گے۔ تم کس بات پر رو رہی ہو لیکن صرف یہی نہیں بلکہ بعض حیرت انگیز ایسے مناظر بھی دکھائے گئے کہ ایرانی ماؤں نے خود اپنے بچے پیش کئے۔ اتنا کثرت سے پروپیگنڈہ تھا کہ عراق کے مقابل پر جو لڑائی کو جائیگا وہ کفر کے مقابل پر جائیگا اور اگر وہ مارا گیا تو شہید ہوگا کہ بعض نیک دل مگر سادہ لوح مائیں خود اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کو فوجیوں کے سپرد کر دیا کرتی تھیں۔ وہ ایک جاہلانہ جنگ تھی۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ بلکہ اسلام دشمنی کی جنگ تھی۔ دونوں طرف اسلام دشمنی ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود چونکہ اسلام کا نام استعمال ہو رہا تھا اس لئے ماؤں نے اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اس جنگ میں جھونک دیا۔ میں جس جنگ کی طرف بلا رہا ہوں وہ اسلام کی جنگ ہے اور خالص اسلام کی جنگ ہے یہ وہ اسلام کی جنگ ہے کہ جو جماعت احمدیہ کے سوا کسی اور نے نہیں لڑنی اور کسی اور کے سپرد نہیں ہے یہ لڑائی۔ اس لئے آج ہر قسم کے پیمانوں میں نرمی کرنے کا وقت ہے۔ جس قسم کے بھی احمدی مہیا ہو سکتے ہیں۔ جن کو بھی توفیق ہے ان کو چاہیئے کہ ان علاقوں میں چلے جائیں۔ ان کا جانا ہی بابرکت ہوگا اور ان علاقوں میں بیٹھ کر ان کا دعائیں کرنا ہی بابرکت ہوگا اور یہ کوئی اجنبی بات نہیں ہے امر واقعہ یہ ہے کہ بعض علاقوں میں اسلام کا غلبہ محض ان کے بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

سب سے بڑی طاقتور چیز دُعا ہے

اور دعا ہی وہ ہتھیار ہے جو اس غیر متوازن جنگ میں کمزوروں کو طاقتوروں پر غالب کرنے والی ہے اس لڑائی میں کمزور کی فتح کا یہی راز ہے ورنہ یہ ہو نہیں سکتا۔ قانون قدرت کے خلاف بات ہے۔ جب بھی کمزور طاقتوروں سے ٹکراتے ہیں ضرور شکست کھاتے اور ضرور مار کھاتے ہیں۔ صرف مذہب کی دنیا میں یہ عجیب واقعہ رونما ہوتا ہے کہ کمزور طاقتور سے ٹکراتا ہے اور طاقتور کو شکست دے دیتا ہے شاعروں کی دنیا میں تو ممولے شہبازوں سے لڑتے ہیں لیکن یہ ایک شاعر کی بات ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں مگر مذہب کی دنیا میں واقعتہً ایسا ہوتا ہے۔ ایسے ممولے پیدا ہوتے ہیں جو شہبازوں کے پر توڑ دیتے ہیں، اور ان کے لشکر کو ہر جہت سے شکست دے دیتے ہیں اور واقعتہً جب آپ ان کا مقابلہ دنیا کے پیمانوں سے کریں تو ایک طرف حقیقت میں وہ ممولے دکھائی دیتے ہیں اور دوسری طرف واقعی شہباز دکھائی دے رہے ہوتے ہیں۔

روما کی سلطنت سے جب چند گنتی کے مسلمان مجاہدین کی ٹکریں ہوئی ہیں اور فارس کی سلطنت سے جب گنتی کے چند مسلمان مجاہدین کی ٹکریں ہوئی ہیں تو اگرچہ

بعض ایسی جنگیں بھی تھیں جو خالصۃً جہاد نہیں کہلا سکتی تھیں لیکن مذہبی عناصر کا بہرحال ان میں غلبہ تھا۔ مذہبی محرکات یقیناً ان میں غالب تھے اور چونکہ لڑنے والے نیک تھے۔ خدا پرست تھے۔ اور دعائیں کرنے والے تھے اس لئے ان جنگوں کے حالات پر جب آپ نظر ڈالتے ہیں تو واقعۃً یوں لگتا ہے جیسے مومنوں کی ایک ٹولی بکثرت سپاہ زوں پر حملہ آور ہوئی اور ان کو شکست دے دیتی ہے۔ پس اس پہلو سے آج بھی ایسا ہی ہوگا لیکن ہوگا دعا کی برکت سے

اس کے سوا اور کوئی نسخہ نہیں ہے

اس لئے اگر زبان دان نہیں ہیں تو دعا گو تو ہیں ناں۔ ہر احمدی کو دعا کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ دنیا کی کسی مذہبی یا غیر مذہبی جماعت میں اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں جتنی بھی مذہبی جماعتیں ہیں آپ ان سب کا تفصیل سے جائزہ لیں تو ان میں سال بھر میں دعا کا اتنا چرچہ نہیں ہوتا جتنا جماعت احمدیہ میں ایک ہفتہ یا ایک مہینے میں چرچہ ہوتا ہے حالانکہ تعداد کے لحاظ سے یہ بہت تھوڑی ہے تو اس کثرت سے دعا کا مضمون جماعت کے اندر جاری وساری ہو چکا ہے کہ ہر فرد جب ایک دوسرے سے ملتا ہے دعا کی بات کرتا ہے ایک دوسرے کو خط لکھتا ہے تو دعا کی بات ہے۔ آپ ساری دنیا کی ایک دن کی ڈاک اکٹھی کر کے اگر دیکھ سکتے ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ساری دنیا کی ایک دن کی ڈاک میں دعا کا اتنا ذکر نہیں ملے گا جتنا چند احمدیوں کی ڈاک میں دعا کا ذکر ملے گا بلکہ میں سمجھتا ہوں اور یہ مبالغہ نہیں ہے کہ ساری دنیا میں ہفتوں بھر کی ڈاک میں دعا کا اتنا ذکر نہیں ملیگا جتنا احمدیوں کی ڈاک میں ایک دن میں مل جاتا ہے۔ روزانہ جتنے خط مجھے آتے ہیں سارے انگلستان بلکہ سارے یورپ میں جتنے خط ڈال رہے ہوتے ہیں ان کے سارے مجموعہ میں دعا کا اتنا ذکر نہیں ہوتا تو دعا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح گھوٹ کر ہمیں پلائی ہے، ہماری گھٹی میں داخل کی ہے اور یہ ان کے دودھ کی طرح ہماری رگوں میں جاری ہوئی ہے۔ اس لئے یہی وہ سب سے طاقتور ہتھیار ہے جو آپ کو میسر ہے۔ اگر صاحب علم نہیں ہیں تو دعا گو تو ہیں ہی ناں۔ اور یہ سب سے بڑی فیصلہ کن طاقت ہے جس نے دنیا میں انقلاب برپا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ وہ بھی اس مضمون پر کچھ اور باتیں کہنے والی ہیں مگر اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے آئندہ کے لئے میں اٹھا رکھتا ہوں۔

اس عمومی تحریک کے بعد کہ ہمیں آج U.S.S.R کے علاقوں میں یعنی یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک ×.ــ (سابق) ریپبلک کہنا چاہیئے اب تو صرف یونین کا تصور ہی باقی رہ گیا ہے وہاں مختلف علاقوں میں عیسائی علاقوں میں بھی اور مسلمان علاقوں میں بھی۔ ایشیائی علاقوں میں خواہ وہ مسلمان ہوں یا بدھسٹ ہوں۔ بعض بدھسٹ علاقے بھی وہاں ہیں۔ سب جگہ کثرت واقفین زندگی کی ضرورت ہے جو عارضی طور پر اپنے آپ کو پیش کریں۔ جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے بالعموم روس میں تھوڑے روپے میں گذارہ ہو سکتا ہے۔ اگر انسان ہوٹلوں میں گذارہ نہ کرے۔ آج کل ایسا ماحول بن چکا ہے کہ درویش صفت لوگ جا کر مسجدوں میں ڈیرے لگا سکتے ہیں اور کوئی روک نہیں ہوگی اور اگر وہ نظام جماعت سے رابطہ کر کے ہدایات لے کر سفر شروع کریں، تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو بہت سے ایسے روابط مہیا کر سکتے ہیں جن کے نتیجہ میں ان کی دیکھ بھال کرنے والا، ان کا خیال رکھنے والا، ان کو مشورے دینے والا، ان کا خرچ بچانے والا کوئی نہ کوئی سلطان نصیر ان کو مہیا ہو جائے گا۔ اور سلطان نصیر کی بات ہوئی ہے تو ایسے ہر سفر کرنے والے کو ہمیشہ اس دعا کو ضرور یاد رکھنا چاہیئے جسے میں نے ساری زندگی استعمال کیا ہے اور بے انتہا مفید پایا ہے۔ ہر احمدی کو ہر سفر سے پہلے یہ دعا کرنی چاہیئے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل: ۸۱)

کہ اے میرے رب! مجھے اس ملک میں صدق کے ساتھ داخل فرما، سچائی کے ساتھ داخل فرما۔ واخرجنی مخرج صدق اور اس ملک سے یا اس مقام سے سچائی اور صدق کے ساتھ باہر لا۔ واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً۔ اور میرے لئے اپنی جناب سے کسی غیر کی طرف سے نہیں ایسا مددگار عطا فرما جو سلطان ہو جس کو غلبے کی طاقت ہو۔ جو کمزور مددگار نہ ہو بلکہ یہ طاقت رکھتا ہو کہ کمزوری کو طاقت میں بدل سکے۔

پس یہ دعائیں کرتے ہوئے جو لوگ الٰہی سفر اختیار کریں گے ہر دوسری کمزوری پر یہ دعا اور ان کی بعد کی دعائیں انشاء اللہ غالب آ جائیں گی اور جو انقلاب ہم U.S.S.R میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ محض ہماری تمناؤں کا انقلاب نہیں رہے گا بلکہ ایک حقیقی دنیا کا انقلاب بن جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قبولیت دعا کا ایک نشان

از مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ الفضل ـــ لاہور

ماہ ستمبر ۱۹۷۱ء کی بات ہے کہ خاکسار کی منگنی ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ان دنوں اسلام آباد میں قیام پذیر تھے۔ خاکسار منگنی کے بعد اسلام آباد گیا۔ حضور کا قیام بیت الفضل میں تھا حضورؒ عصر کی نماز پڑھا کر تشریف لا رہے تھے۔ ملاقات کی سعادت ملی۔ عرض کی حضور میری منگنی ہوگئی ہے فرمایا۔ "کہاں ہوئی" عرض کیا محترم عبد الحق صاحب کی بیٹی سے ـ فرمایا "مبارک ہو" عرض کی حضور شادی کے لئے رقم کی ضرورت ہے دُعا کریں۔ فرمایا: "تینوں پیسے دی کی لوڑ اے"۔ یعنی تمہیں رقم کی کیا ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس پاک بندے اور محبوب خدا کے منہ سے نکلے ہوئے کلمے اس طرح پورے ہوئے کہ میری شادی ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔ مگر پاک بھارت جنگ ۳ دسمبر ۷۱ء کو شروع ہوگئی اور شادی ملتوی نہ ہوئی۔ اور باوجود سب کو بلوانے کے کوئی نہ آیا اور کسی صاحب کو بھی ہم سے کوئی شکوہ نہ تھا کیونکہ حالات کی وجہ سے وہ نہ آئے اس طرح سے اخراجات بھی نہ ہونے کے برابر ہوئے۔ یہ مبارک الفاظ جو حضور کے منہ سے نکلے عارضی نہ تھے اور نہ وقتی رنگ میں ان کا اظہار تھا بلکہ اس وقت کی ضرورت تو معجزانہ طور پر پوری ہو ہی گئی اور آئندہ کے لئے میرے لئے ایک نشان بن گیا۔ چنانچہ اس بات کو آج ۲۰ سال کا عرصہ ہو گیا مگر بخدا واقعی اس سارے عرصہ میں مجھے مالی محتاجی نہیں ہوئی۔ بلکہ بعض دفعہ کسی مالی معاملہ کا خیال بھی کیا تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے امداد کر دی۔ اور یوں پوری شان سے ہر ماہ ہر سال میری زندگی میں یہ بات پوری ہو رہی ہے کہ "تینوں پیسے دی کی لوڑ ہے" یہ ہے وہ بات جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منظوم کلام میں فرمایا ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہ وہ خدائی وعدہ ہے جو وہ اپنی پیاروں کے ساتھ کرتا ہے اور جب ان کو چن لیتا ہے تو ساری قدرتیں ان کے ساتھ ودیعت کر دیتا ہے۔ چونکہ حضور جب خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے فرمایا تھا کہ

احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے قبولیت دُعا کا نشان عطا فرمائے۔

یہ دُعا آپ کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور جہاں اجتماعی رنگ میں پوری ہوئی وہاں انفرادی طور پر بھی بڑی شان سے پوری ہوئی جس کا ذاتی طور پر میں خود گواہ ہوں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے نوازے اور خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ خدائی تائید و نصرت سے پُر ہوتے ہیں۔ اور اس دنیا میں سب سے زیادہ اللہ کے وہ قریب ہیں۔

اللہ کرے ہم سب خلافت کے عاشق بن جائیں اور خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد پر عمل کی توفیق پائیں اور وہ ہم سب سے وہ عمل کروائے جس سے وہ راضی ہو آمین

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم شیخ بدر الدین صاحب ولد مکرم شیخ سراج احمد مونگہیر فوج میں ملازم ہیں چند یوم قبل ان کو ایک حادثہ پیش آیا مگر اللہ تعالیٰ نے موصوف کو حادثہ سے محفوظ رکھا۔ موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ ۲/ روپے ادا کر کے دُعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو ہر آفت سے محفوظ رکھے۔ اور اہل وعیال کو صحت وتندرستی عطا کرے۔

خاکسار شیخ ہمدم مونگہیر

۲۔ مکرم وی۔ پی عبد المجید صاحب آف کوڈالی اعانت بدر میں مبلغ ۲۵/ روپے ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ان کو کچھ عرصہ سے سینہ میں درد ہونے کی وجہ سے کافی تکلیف ہے اپنی صحت وسلامتی کاروبار میں برکت اور جلد بیرونی کے ازالہ نیز بچوں کے دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبد السلام معلم وقفِ جدید کوڈالی

صوبہ کیرالہ بھر میں وسیع پیمانے پر تبلیغی سرگرمیاں

وسیع پیمانے پر تقسیم لٹریچر۔ دس ہزار روپے سے زائد کتب فروخت۔ پبلک جلسے

صوبہ میں ۴۴ ویں جماعت کا قیام

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج صوبہ کیرالہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ کیرالہ نے ایک منصوبہ بندی کے تحت پچھلے ماہ ستمبر اور اکتوبر ۱۹۹۱ء دو مہینوں میں کیرلہ بھر میں وسیع پیمانے پر تبلیغی سرگرمیاں مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی امیر کی قیادت اور مکرم اے پی کنجی مو صاحب جنرل سیکرٹری اور مکرم اے کیو مسلم صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ اور صوبہ بھر کے مبلغین و معلمین کے بھرپور تعاون اور TEAM WORK کے نتیجہ میں عمل میں لائی گئی۔ مکرم اے کیو مسلم صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ کی زیر نگرانی صوبہ میں پانچ تبلیغی حلقے مقرر کئے گئے۔ خاکسار کے سری لنکا کو روانگی سے قبل ماہ جولائی میں جماعت ہائے احمدیہ کالیکٹ۔ پینگاڈی۔ کوچین، کرونا گاپلی اور پتی یورم میں ان حلقوں کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اور ہر حلقہ میں ایک منصوبہ کے ساتھ تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا ایک منظم پروگرام بنایا گیا۔ ہر حلقہ ایک کنوینر اور ایک مبلغ صاحب کے سپرد کر کے اس حلقہ میں جتنی جماعتیں ہیں ان جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تبلیغ کو ممبر بنایا گیا۔

اس تبلیغی منصوبہ بندی کے تحت جو عظیم الشان کام ہوئے ہیں ان کی مختصر رپورٹ ذیل میں درج ہے۔

حلقہ ترِوَنَنتاپورم

اس حلقہ کے کنوینر مکرم جمال الدین صاحب M.A.B.ED اور مبلغ مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مقرر ہوئے تھے۔ مورخہ یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۹ ستمبر اور ۶۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۲۰ اکتوبر کو اس حلقہ کے کونڈرا۔ ٹریونندرم۔ اڈور۔ پونالور۔ نیدڈو۔ منگاٹ وغیرہ مقامات میں وسیع پیمانے پر گھر گھر میں اور دوکانوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور فروخت بھی ہوا۔ اس تبلیغی مہم میں جماعت ہائے کولوٹ ماتیرا۔ ٹریونڈرم۔ کوٹارہ کرا اور کرونا گاپلی کے احباب نے شرکت کی۔ تبادلہ خیالات اور STREET LECTURES بھی ہوئے۔

حلقہ کوٹائم

مورخہ یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲۔ ۲۹ ستمبر اور ۶ اکتوبر کو اس حلقہ کے کنیہ توٹم تلاپولا پرمبو۔ THOTTAPPUZHASSERI KUZHT THAZHAYANANGADI _ PARAYOOR وغیرہ مقامات میں نہایت شاندار رنگ میں تبلیغی سرگرمیاں، تقسیم لٹریچر۔ تبادلہ خیالات کے ذریعہ عمل میں لائی گئیں۔ اس حلقہ کے کنوینر مکرم عبدالسلام صاحب اور مبلغ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب ہیں۔ ان تبلیغی کاموں میں جماعت ہائے الیپی کوٹم۔ مرداٹوپوزہ۔ ایرناکلم۔ پلوردتی۔ الانگور۔ موریا گتی۔ منارکاٹ۔ ترد کا ٹیری۔ پتی یورم۔ پالگھاٹ۔ کاواشیری۔ چیلاکرہ۔ کوئمبتور نے حصہ لیا۔

حلقہ تریچور۔

مورخہ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲۔ ۲۹ ستمبر اور مورخہ ۶۔ ۱۳۔ ۱۷۔ ۲۰ اکتوبر کو یہاں ۹ مقامات میں وسیع پیمانے پر تبلیغ اور تقسیم لٹریچر عمل میں لائی گئی۔ تبلیغ کے دوران بمقام OTTUPARA فی البدیہہ طور پر ایک جلسہ عام تشکیل دیا گیا۔ جس کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور مکرم سی ویراں کویا صاحب نے خطاب کیا۔ کافی تعداد میں سامعین نے تقاریر سننے میں دلچسپی ظاہر کی۔

جلسہ عام

مورخہ ۲۷ اکتوبر بروز اتوار شام کے ۵ بجے پالگھاٹ ضلع کے پری مقام مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم اے پی کنجی مو صاحب امیر جماعت کالیکٹ مکرم MHT امبچی کویا صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مکرم اے کیو مسلم صاحب اور مکرم ویراں کویا صاحب نے خطاب کیا۔ ہزاروں لوگوں نے تقریریں سماعت کیں۔ اس حلقہ میں چند دنوں کی تبلیغی کوششوں سے ۴۲/۷ روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس حلقہ میں کنوینر مکرم سی ویراں کٹی صاحب تھے۔ آپ کے ساتھ اس حلقہ کے معلمین اور سیکرٹری صاحبان تبلیغ بھی شامل تھے۔ اس تبلیغی مہم میں، تریچور۔ پالگھاٹ اور کوئمبتور ضلع کی تمام جماعتوں نے اپنے وفود بھیج کر تعاون دیا۔

حلقہ ویاناڈ

اس ضلع میں حال ہی میں ایک جماعت قائم ہوئی تھی اس جماعت کو صدر مقام بنا کر مورخہ ۸۔ ۱۵۔ ۲۹ ستمبر اور مورخہ ۶۔ ۲۷ اکتوبر اور ۳۔ ۱۰ نومبر کو نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغ ہوئی۔ ۹ مقامات میں مسلسل تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں مختلف مقامات میں مکرم امبچی کویا صاحب اور مکرم احمد سعید صاحب نے STREET LECTURES دیئے۔ ہر مقام پر سینکڑوں لوگ بہت دلچسپی سے تقریر سنتے رہے اس حلقہ کے کنوینر مکرم پی۔ پی حسین کویا صاحب کے ساتھ جماعت ہائے تیرور۔ کالکولم۔ کرولائی۔ وانیملم۔ پینہ پیریم۔ چونگارا۔ کوڈیتھور اور کالیکٹ کے خدام نے اور بعض انصار نے اس تبلیغی مہم میں شرکت کی۔ مورخہ ۲۳ اکتوبر کو KOYI LANDI بازار میں ایک شاندار تبلیغی جلسہ عام مکرم کنجا مو صاحب امیر جماعت کالیکٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب صوبائی امیر نے افتتاح فرمایا مکرم مولانا محمد ابوالوفا۔ مکرم ایم عبدالرحمن صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور مکرم اے کیو مسلم صاحب نے تقریر کی۔ اس حلقہ میں بھی ہزاروں روپیہ کی کتب فروخت ہوئیں۔

حلقہ سراگوڑ

مورخہ ۱۵۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۹ ستمبر اور ۹ اکتوبر کو اس حلقہ کے مختلف اضلاع میں تبلیغ اور تقسیم لٹریچر ہوئی۔ اس حلقہ کے کنوینر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب تھے۔ آپ کی زیر نگرانی اس حلقہ کے معلمین کی معیت میں جماعت ہائے پینگاڈی کینانور۔ کوڈالی۔ پیانور۔ تلیچیرہ۔ موگرال جماعتوں کے خدام نے اس مجاہدہ میں حصہ لیا۔

مورخہ ۲۱ ستمبر کو کلپشہ ٹاؤن میں زیر صدارت مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب منعقدہ ایک تبلیغی جلسہ کو مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب، مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب۔ مکرم ایم عبدالرحمن صاحب مکرم MHT امبچی احمد صاحب نے خطاب کیا اسی طرح مورخہ یکم ستمبر تا آخر اکتوبر صوبہ بھر میں نہایت کامیابی کے ساتھ ان مقامات میں تبلیغی جال بچھائے گئے جہاں ہماری جماعت قائم نہیں ہے سینکڑوں خدام مختلف وفود کی شکل میں گئے ہیں اور لٹریچر لیکر پہنچ گئے۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ مختلف گھروں اور دوکانوں میں جا کر لٹریچر دیا گیا گھروں میں دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا بعض گھروں میں چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔ عمومی طور پر ہر جگہ خوش آمدید کی جاتی رہی البتہ بعض مقامات میں شدید مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا تاہم مجموعی طور پر یہ مجاہدہ نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ ان تمام مقامات میں احمدیت کا بہترین رنگ میں پیغام پہنچایا گیا جہاں احمدیت کے بارہ میں مخالفانہ خیال پایا جاتا تھا

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس مختصر عرصہ میں دس ہزار سے زائد کتب فروخت ہوئیں ہزاروں لٹریچر مفت تقسیم کئے گئے مختلف مقامات میں فی البدیہہ طور پر STREET LECTURES ہوئے۔

بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان پانچوں حلقوں میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت ایک منصوبہ بندی کے ساتھ صوبہ بھر میں نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغ کی توفیق ملی ان مقامات میں FOLLOW UP جاری ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس تبلیغی مہم کے بہترین اور دیرپا نتائج پیدا فرمائے۔

ایک نئی جماعت کا قیام :- صوبہ کیرلہ کے صدر مقام تیرووانتاپورم میں صوبہ کے مختلف مقامات سے احباب آکر بود و باش اختیار کئے ہوئے ہیں نیز حال ہی میں چند سعید روحوں کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی ہے لیکن یہاں باقاعدہ ایک جماعت قائم نہیں ہوئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک باقاعدہ جماعت قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی الحمد للہ۔ مورخہ ۲۸ ستمبر کو مکرم مولوی محمود احمد صاحب کی زیر صدارت منعقدہ ایک اجلاس میں مکرم جمال الدین صاحب M.A. B.ED. کی صدارت میں باقاعدہ ایک جماعت کی تشکیل عمل میں آئی یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمام احباب و مستورات تعلیم یافتہ ہیں۔ اور اکثریت مختلف عہدوں پر فائز ہے۔ اور ہر ایک کے اندر تبلیغ کا جوش ایک جنون کی حد تک پایا جاتا ہے۔ اس وقت ایک کرایہ کی بلڈنگ میں جماعتی امور سرانجام دیئے جا رہے ہیں ایک مستقل جگہ خریدنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت اور کامیابی عطا فرمائے آمین۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ یہ جماعت صوبہ کیرلہ کی ۴۴ ویں جماعت اور مہابنہ کوڈ بیتادر کے بعد قائم شدہ چوتھی جماعت ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صوبہ کیرلہ میں وسیع پیمانے پر تبلیغی مہم جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس میں کامیابیاں عطا ہوں۔ آمین۔

درخواست دعا :- مکرم محمود احمد صاحب مجیب نیر نائب صدر جماعت احمدیہ تیماپور تحریر فرماتے ہیں کہ احمدیہ مسجد تیماپور زیر تعمیر ہے اسکی جلد تکمیل ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

پاکستان میں ایک احمدی کی قبر کشائی کا دلگداز منظر

ختم نبوت کے مولویوں کی اسلام دشمنی

از محترم رشید احمد صاحب چوہدری لندن

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۱ء کو چک نمبر $\frac{184}{7R}$ کا ایک ۲۵ سالہ احمدی نوجوان مبشر احمد ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

یہ موت نہ صرف احمدی خاندان کے لئے بلکہ سارے گاؤں کے لئے صدمہ کا باعث بنی اور تمام اہل دیہہ نے احمدی خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ جب تدفین کا مرحلہ آیا تو باہمی فیصلہ کر کے مرحوم کو گاؤں کے باہر غیر آباد رقبہ جو بقایا سرکار ہے یکم اگست ۱۹۹۱ء کو دفن کر دیا۔ گاؤں کے تمام معززین نہ صرف اہل سنت والجماعت کے افراد بلکہ اہل حدیث اور شیعہ حضرات نے بھی قبر کی تیاری اور کفن دفن میں بھرپور حصہ لیا۔ اور حسب دستور سوگوار خاندان کے افراد کو تین دن تک کھانا پہنچاتے رہے۔

مگر گاؤں میں دو تین خبیث باطن افراد ایسے بھی تھے جنہوں نے اس موقعہ پر شیطان کا رول ادا کیا۔ وہ فوراً فورٹ عباس اور بہاولنگر شہر پہنچے اور مجلس ختم نبوت کے مولوی محمد اسمٰعیل اور مولوی قدرت اللہ سے ملے اور ان سے کہا کہ وہ مبشر احمد کی قبر اکھاڑنے کی مہم میں شامل ہوں۔ چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان مولوی صاحبان نے ۲۲-۸-۹۱ کو اسسٹنٹ کمشنر فورٹ عباس عوفی غلام مصطفیٰ کو مبشر احمد کی قبر کشائی کی درخواست دیدی اور درخواست میں جھوٹ لکھا کہ مبشر احمد مرحوم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے حالانکہ تدفین غیر آباد رقبہ جو بقایا سرکار تھا میں عمل میں آئی تھی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے بلا تحقیق ڈپٹی کمشنر ضلع بہاولنگر کو بذریعہ خط نمبر 1234/F/AC مورخہ ۲۳-۸-۹۱ پر زور سفارش کر دی کہ قبر کشائی کی جانی ضروری ہے۔ چنانچہ مورخہ ۶؍۹ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر نمبر ۴۴۳۴/ق قبر کشائی کا حکم جاری کر دیا اور حکم میں لکھا کہ

"چونکہ قادیانیوں کو آئین ملک کی رو سے غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اس لئے قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناپسندیدہ امر ہے۔ درخواست دہندہ کا مطالبہ جائز ہے اس لئے میں مبشر احمد قادیانی کی قبر کشائی کا حکم جاری کرتا ہوں نعش کو قادیانیوں کے قبرستان یا کسی اور جگہ جہاں اس کے ورثاء دفن کرنا چاہیں دفن کر دیا جائے۔"

گاؤں کے لوگوں کو جب اس حکمنامہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے $\frac{9}{91}$/۶ کو ایک تحریری درخواست کے ذریعہ جس پر ۳۳ شرفاء نے دستخط کئے سب ڈویژنل مجسٹریٹ فورٹ عباس کی خدمت میں دی اور اس میں لکھا کہ

۱- ہم سب افراد نے جن کا تعلق اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث سے ہے باہمی فیصلہ کے ساتھ مبشر احمد کو مربع نمبر ۳۸ کیلہ نمبر ۱۹ جو رقبہ سرکار ہے میں دفن کیا ہے۔

۲- ہم اہالیان چک $\frac{184}{7R}$ کو مبشر احمد کی موجودہ جگہ پر قبر پر کوئی اعتراض نہیں۔

۳- متوفی کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں واقع نہیں ہے۔

۴- یہ معاملہ ہمارے گاؤں کا معاملہ ہے جس میں بیرونی عنصر کو مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

۵- ایک تو ہمارے چک کا مخلص نوجوان حادثہ میں ہلاک ہو گیا اور دوسرے اس کے لواحقین کے ساتھ یہ زیادتی کہ قبر کشائی کی جائے۔ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔

اس درخواست کے ساتھ گاؤں کے متعدد لوگ سب ڈویژنل مجسٹریٹ فورٹ عباس کے پاس پہنچے اور اس کو قبر کشائی کے احکام واپس لینے کے لئے کہا چنانچہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے سفارش کرتے ہوئے لکھا:

"گاؤں کے ۵۰ تا ۶۰ فیصد لوگوں نے جو علاقہ کے ایم پی اے کے ساتھ آئے تھے میرے روبرو بیان دیا ہے کہ انہیں مبشر احمد قادیانی کی قبر پر کوئی اعتراض نہیں ہے میرے خیال میں ان کے دلائل میں وزن ہے اس لئے کہ

۱- مبشر احمد کی قبر مسلمانوں کے قبرستان سے باہر غیر آباد سرکاری رقبہ میں واقع ہے۔

۲- جن اشخاص نے قبر کشائی کی درخواست دی ہے وہ غیر متعلقہ ہیں۔ علاقہ کے مکین نہیں بلکہ FANATICS ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں نعش کو اسی قبر میں رہنے دیا جائے جہاں قدرت نیز علاقہ کے مکینوں نے اسے دفن کیا ہے۔" چنانچہ اس درخواست پر [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولنگر نے ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء کو زیر نمبر 4445/ق [illegible] وجوہات کے پیش نظر قبر کشائی کے احکامات واپس لے لئے۔

۱- مسلمانوں کی اکثریت آبادی نعش اکھاڑے جانے کے خلاف ہے۔

۲- قبر کشائی کی درخواست غیر متعلقہ افراد کی طرف سے دی گئی ہے۔

۳- قادیانیوں کے لئے علاقہ میں علیحدہ قبرستان موجود نہیں۔

۴- محکمہ ریوینیو کے ریکارڈ کے مطابق مبشر احمد کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں واقع نہیں ہے۔

اس ضمن میں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جس طرح آج کل کے علماء نے جھوٹ کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے اسی طرح پاکستانی اخبارات بھی جھوٹ کو فروغ دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے چنانچہ اخبار جنگ لاہور [illegible] کو سنسنی خیز [illegible] مندرجہ ذیل خبر شائع کرتا ہے۔

"[illegible] احمد [illegible] کے ورثاء نے اپنے قادیانی قبرستان کی بجائے اپنے چک نمبر $\frac{9}{7R}$ [illegible] مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا تھا جس پر اہالیان چک کے علاوہ دیگر علاقہ کے مسلمانوں نے احتجاج کیا۔"

(جنگ لاہور ۷ اکتوبر صفحہ ۳)

ان جھوٹوں کا سہارا لے کر ختم نبوت کے مولویوں نے ایک بار پھر اودھم مچایا اور پانچ چھ دیگر افراد کو ملا کر ایک کونسلر سے درخواست لکھوائی اور ڈپٹی کمشنر بہاولنگر پر دباؤ ڈالا کہ قبر کشائی ضروری ہے ورنہ علاقہ کا امن تہس نہس ہو جائے گا چنانچہ ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر نمبر 4539/ق مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ایک بار پھر قبر کشائی کے احکامات جاری کر دئے۔ اس مرحلہ پر گاؤں کے بعض معززین نے معاملہ کو سلجھانے کے لئے تجویز دی کہ ایک صلح نامہ تحریر کیا جائے اور فریقین کے دستخطوں کے ساتھ حکام بالا تک پہنچایا جائے چنانچہ اسی دن ایک صلح نامہ تیار ہوا جس پر گاؤں کے نمبردار، ضلع کونسل کے ایک ممبر اور دو کونسلر صاحبان نے بھی دستخط کئے اور لکھا کہ چونکہ اب فریقین میں صلح ہو چکی ہے اور گاؤں کے جو افراد اس حق میں تھے کہ قبر کشائی ضروری ہے وہ بھی اب راضی ہیں کہ قبر کشائی نہ کی جائے اس لئے قبر کشائی کا کوئی جواز نہیں لہٰذا یہ حکم واپس لیا جاوے۔

جب یہ درخواست اسسٹنٹ کمشنر فورٹ عباس کے پاس پہنچی تو اس نے اس کی سفارش نہ کی اور معززین کو یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ "مولوی حضرات بہت شور کرتے ہیں۔ میں یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔" اس کا یہ جواب سن کر گاؤں کے معززین نے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کی مگر وہ بھی مولویوں کی ہٹ دھرمی سے گھبرا گئے اور کہا "مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولویوں کو کون سمجھائے۔ وہ نہیں مانتے میں مجبور ہوں۔" اس طرح احمدیوں پر ستم کی داستان پھر دہرائی گئی اور پولیس ایک دفعہ پھر ایک احمدی کی قبر کشائی کے لئے پہنچ گئی۔ ڈی ایس پی پولیس نے گاؤں کے لوگوں پر زور دیا کہ قبر کھودی جائے مگر کوئی شخص بھی اس مکروہ فعل پر راضی نہ ہوا۔ یہ دیکھ کر پولیس کا ایک سپاہی ایک چوکیدار کو پکڑ کر لے آیا اور حکم دیا کہ قبر کھودنی شروع کرو مگر اس نے جواب دیا "تم مجھے گولی سے اڑا دو مگر میں یہ کام ہرگز نہیں کر سکتا۔"

[illegible] پر پولیس رات ½ ۸ بجے تھانہ کھچی والا سے چار زمیندار [illegible] حراست میں لے کر آئی اور ان سے قبر کھدوائی گئی۔

[illegible] ملاحظہ فرمائیے [illegible]

ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسلسلہ باشرح چندوں کی ادائیگی

"......... پس اپنا پیوند امام وقت کے ساتھ مضبوط کرنے کیلئے اپنے اموال کو اس نظر سے دیکھو کہ وہ کس حد تک پاکیزہ اور کس حد تک اُن میں نفس کی ملونی شامل ہو چکی ہے۔"

"اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے۔ جس نے خود دیا ہو اس سے دھوکا کیسے ہو سکتا ہے؟"

"......... تمہارا رہن سہن تمہارا معاشرہ تمہاری زندگی کی اقدار ساری کی ساری بتا رہی ہیں کہ تمہارے اموال کتنے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک ٹیکس کا نظام نہیں اس لئے اخلاقاً بھی تہذیباً بھی اور نظام سلسلہ کی پیروی میں بھی جملہ کارکنان سلسلہ جو منہ سے کوئی کہتا ہے وہ اُسے قبول کر لیتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا اپنے قول میں سچا نہیں ہے۔ لیکن واقعات جو گزر جاتے ہیں وہ ایسے تمام دھوکہ دینے والوں کے لئے انتہائی خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کی ساری عمر کی قربانیاں رائیگاں جاتی ہیں ان کے اموال سے برکتیں چھین لی جاتی ہیں۔ وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کی چٹیاں پڑتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے اس کے عطا کے رستے بھی بہت ہیں اور واپس لینے کے رستے بھی بہت ہیں۔ رزق سے جو برکتیں ملا کرتی ہیں۔ چین اور تسکین اور آرام جان کی برکتیں وہ برکتیں بھی ان سے چھین لی جاتی ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ۔ ۸۲ مسجد اقصیٰ ربوہ)

نظارت بیت المال آمد قادیان

انتخاب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے آئندہ تین سالوں کے لئے صدر مجلس انصار اللہ بھارت کا انتخاب انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عمل میں آئیگا۔

اس سلسلے میں دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۴۱ کے مطابق مقامی مجلس انصار اللہ قادیان میں انتخاب کے ذریعہ جو چار نام تجویز ہوئے ہیں اُن کی تفصیل سے مجالس انصار اللہ بھارت کو بذریعہ سرکلر مطلع کر دیا گیا ہے۔

جملہ زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کے اجلاس عام میں ان ناموں کو پیش کر کے کثرت آراء سے کسی ایک کا انتخاب کر کے اپنے نمائندگان کو ہدایت کریں کہ شوریٰ انصار اللہ دسمبر ۹۱ء میں انتخاب کے موقعہ پر اس کے حق میں اپنے ووٹ دیں۔

واضح رہے کہ قاعدہ ۲۳ کے مطابق نمائندگان کی تعداد ۲۰ کی کسر پر ایک کی ہوتی ہے۔ یعنی ۶۰ اراکین ہوں تو تین نمائندے شوریٰ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ زعیم اس کے علاوہ بطور عہدہ شوریٰ کا ممبر ہوگا۔ اگر کسی مجلس میں سرکلر موصول نہ ہوا ہو تو دفتر سے اطلاع دے کر حاصل کریں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم چوہدری بشیر احمد پرویز مقیم دوبئی کے دو بچے عزیزم فہیم احمد اور عزیزہ سبین ربوہ میں اسکول ویگن میں گھر آتے ہوئے ویگن کے اُلٹ جانے سے نیچے دب کر زخمی ہو گئے ہیں۔ عزیزہ سبین کی حالت زیادہ نازک ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ ہر دو عزیزان کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کیلئے تمام احباب جماعت بزرگان و درویشان کرام سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ امۃ الرحمٰن بیوہ چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش مرحوم

نظم

اُتر رہا ہے ہماری روحوں کی، قلب و جاں کی تکان آقا
سُنا ہے جب سے کہ آ رہے ہیں ابھی برس قادیان آقا

عجیب مستی سے بھر گئے ہیں یہ ذہن و دل جسم و جان آقا
بہار اٹھلاتی پھر رہی ہے، ہے رقص میں یہ جہان آقا

دیارِ مہدی کے بام و در کی اُداسیاں بھی سمٹ رہی ہیں
سجائے بیٹھی ہیں سب کی آنکھیں محبتوں کی دُکان آقا

یہ آشیاں بھی طویل مُدت سے اُن پرندوں کا منتظر ہے
جو شور و شر میں خدائی حکمت سے بھر گئے تھے اُڑان آقا

ہے سب یہ جوشِ جنوں سا طاری وہ لمحۂ وصل یاد کر کے
کہ جس گھڑی قادیاں میں آئے گا فخرِ ہفت آسمان آقا

نصف صدی پہ محیط بن باس کاٹ کر جب ملیں گے پھر سے
تو رام جی کی ایودھیا ہی لگے گا یہ قادیان ... آقا

میں چشمِ نم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اُس گھڑی تو بھی ساتھ دینا
کہ جب نگاہوں کے روبرو میری ہو امامِ زمان آقا

زبان جذبوں کی ترجمانی سے لامحالہ رہے گی قاصر
نظر نظر ہمکلام ہو گی، جو چُپ رہے گی زبان آقا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد قادیان کی اطلاع پا کر فرطِ مسرت میں دعل کر برآمد ہوئے اشعار بصورت نظم قلمبند کئے گئے۔

نوری دہلوی۔ قادیان

خریداران و نمائندگان بدر متوجہ ہوں

جن جماعتوں میں اخبار بدر کے نمائندے مقرر ہیں اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے حلقے کے خریداران بدر سے چندہ بدر اور اعانت کی موصولہ رقوم جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت ساتھ لیتے آئیں۔ تاکہ بالمشافہ حساب فہمی ہو سکے۔ نیز نئے خریداران کے ایڈریس بھی ساتھ لیتے آئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح ایسے خریداران جن کے علاقے میں کوئی نمائندہ موجود نہیں ہے اُن سے گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ پر جب تشریف لائیں تو دفتر میں آ کر اپنا حساب چیک کر لیں اور چندہ جات کی UPTO date ادائیگی فرما دیں۔

نمائندگان و خریداران بدر سے گذارش ہے کہ چندہ یا اعانت بدر کی رقم ہمیشہ WEEKLY BADR کے نام ہی ڈرافٹ بنوا کر ارسال فرمائیں۔

مینیجر بدر

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں

از :- محترم ہری رام کلسی صاحب - کالکا

محترم ہری رام کلسی صاحب نے محترم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ کے نام مورخہ ۹ نومبر ۱۹۹۱ء کے خط میں جن حقائق کا اظہار کیا ہے۔ افادۂ قارئین بدر کے لئے شائع کئے جارہے ہیں۔ (قائمقام ایڈیٹر)

میں بھگوان کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ سچائی بیان کرتا ہوں کہ جیسا کہ اپنے پہلے خط میں عرض کر چکا ہوں بچپن میں ہی گھر میں احمدیہ جماعت کی چرچا والد صاحب کی زبانی سنتا آرہا تھا۔ کیونکہ والد صاحب کا ایک بہت ہی عزیز دوست احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتا تھا جن کی وجہ سے والد صاحب اکثر قادیان جاتے رہتے تھے۔ اور انہوں نے قادیان میں کئی سالانہ اجلاسوں (سماگموں) میں شرکت بھی کی تھی۔ بچپن میں سنی والد صاحب کی زبانی احمدیہ جماعت بارے جو تاثرات میرے ناپختہ دل و دماغ میں جو اثر پیدا کرتے تھے ان کا عکس آج بھی قائم ہے۔ تب میں احمدیہ جماعت کو ہی اصل مسلم معاشرہ خیال کرتا تھا۔ یہ بھی یاد ہے کہ کچھ مسلم تنظیمیں احمدیہ جماعت کے خلاف نہ صرف زہر اگلتی تھیں بلکہ کٹر قسم کے فرقہ پرست اور محدود سمجھ بوجھ کے کچھ نام نہاد مولویوں، ملاؤں اور مذہبی رہنماؤں کے فتووں کے حوالہ جات سے احمدیہ جماعت کو غیر مسلم قرار دینے پر زور دے رہے تھے۔ یہ ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد احمدیہ جماعت کی مفصل جانکاری اور ان نام نہاد مسلم مذہبی دانشوروں اور رہنماؤں کے ان وچاروں میں دلچسپی پیدا ہونا اور اپنی عقل و دانش کے مطابق سچائی میں جانے کی چاہت میں دلچسپی اور اضافہ حاصل کرنے کی آرزو پیدا ہونا ایک قدرتی بات تھی۔ لہٰذا اس چونتھے دہاکے یعنی ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۰ء دہاکے کے عرصہ میں کافی مطالعہ کیا۔ احمدیہ جماعت کے کچھ پڑھے لکھے اور تجربہ کار بزرگوں کے تعلق میں آکر ان کے وچار اور خیالات سنے۔ دوسری طرف خود کو سچے مسلمان کہلانے والے جو احمدیہ جماعت کو مسلم معاشرہ ہی نہیں سمجھتے تھے سے بھی تبادلہ خیال کرتا رہا۔ بھگوان شاہد ہے اس سچائی کا کہ بے شک ان دنوں میں پختہ دماغ کا مالک نہ تھا۔ لیکن بھگوان نے اس وقت بھی اتنی عقلِ سلیم ضرور عطا کر رکھی تھی کہ ایسے مختلف خیالات اور وچاروں کو سن کر اور گہرائی میں جاکر حقیقت اور اصلیت کا اندازہ تو لگا ہی سکتا تھا۔

جہاں تک میری سمجھ بوجھ کا تعلق ہے اور جانکاری کا تعلق تھا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہر لحاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سچا اور عظیم مسلم معاشرہ اگر کوئی ہے تو وہ صرف اور صرف احمدیہ معاشرہ ہی ہے۔ اس پر بھی یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ خدائی الہام کی قرآن پاک خدائی کلام کے خود کو پیروکار اور اس کے ہر کلام سے پابند خیال کرنے والے وہ نام نہاد کٹر پنتھی مذہبی دانشور مولوی اور ملا لوگ قرآن پاک میں ہی فرمانِ الٰہی یعنی خدائی کلام سے منکر ہو کر شاید یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یوم حساب کے دن ایسے لوگ جہنم کی تپتی بھٹی کی نذر ہوں گے۔ چیمہ صاحب ایک ہندو ہوتے ہوئے میں اسلام کے بارے کوئی وسیع جانکاری تو نہیں رکھتا لیکن جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں وہ یہ کہ احمدیت نہ تو کوئی نیا مذہب ہے اور نہ ہی نئی شریعت ہے اور احمدیہ جماعت بانی جماعت سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو وہ امتی نبی مانتے ہیں۔ خاتم النبیین پر احمدیوں کا کامل ایمان ہے۔ بقول امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اصل بحث تو یہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح جو آئیں گے ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد اور امت کے عقائد کے مطابق کیا درجہ ہے اور بحث صرف یہ ہے کہ احمدیہ جماعت بنیادی طور پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی مانتے ہیں جس کی پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ حضرت محمد صاحب کی پیشگوئی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بحث یہ رہ جاتی ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا خاتم النبیین کے منافی ہے یا نہیں یہ پہلا سوال ہے کہ اگر ان کا آنا خاتم النبیین کے منافی ہے تو پھر تمام امت ہی کافر ہو جاتی ہے۔ احمدیوں کے ساتھ جس کا متفق علیہ عقیدہ ہے اس سے تمام ہی متفق ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود کو ضرور آنا ہے۔ مختصر یہ کہ چلو اسی بات پر اتفاق کرلیں یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں مہدی ہے یا مسیح یہ دعویٰ کسی صورت میں بھی خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے۔

اگر یہ سب حقائق تفصیل سے عرض کئے جائیں تو یہ باب بہت ہی طویل ہو جائے گا۔ اہم مدعا و بحث جو میں سمجھ سکا ہوں اور جس کا واویلہ برپا کیا جا رہا ہے میری حقیر سمجھ و دانش میں واویلہ کرنے والے صریحاً قرآن پاک کی ہی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

آج تک حضرت محمد صاحب کی اردو میں جتنی بھی سوانح حیات لکھی گئی ہیں ان تمام میں سرِ فہرست سوانح حیات مرحوم قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری رحمۃ اللہ کی لکھی "رحمۃ للعالمین" کو ہی مقام دیا جاسکتا ہے۔ مرحوم قاضی محمد سلیمان صاحب بھٹنڈہ (تب ریاست پٹیالہ) میں سیشن جج لگے ہوئے تھے۔ ان کی تحریر کردہ حضرت محمد صاحب کی یہ سوانح حیات تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ دو جلدوں میں حضرت محمد صاحب کی سوانح حیات ہے جب کہ تیسری جلد میں قرآن پاک بارے نہایت ہی تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔ میرے خیال میں حضرت محمد صاحب اور قرآن پاک کی تفصیل حضرت محمد صاحب کی کسی بھی دوسری سوانح حیات میں نہیں مل سکتی۔ کٹر ہندو فرقہ پرست تنظیم آریہ سماجیوں اور ہندو مہاسبھا کے جن سربراہوں نے قرآن پاک بارے یا اس کے خدائی کلام بارے منفی خیالات ظاہر کئے تھے مرحوم قاضی صاحب نے تفصیل سے ان پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس تیسری جلد میں ایسی درجنوں بلکہ سینکڑوں مثالیں اور حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ ایک باب میں انہوں نے قرآن پاک کی پیشگوئیوں کی تفصیل بھی لکھی ہے جس میں امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا بھی ایک پیشگوئی ہے۔ اس کے علاوہ مرحوم قاضی صاحب نے قرآن پاک کی درجنوں پیشگوئیوں کے حوالہ جات اور تفصیل دی ہے جو پیشگوئیاں کتاب ہذا یعنی "رحمۃ للعالمین" کے لکھے جانے تک ظہور پذیر ہو چکی تھیں۔ مزید برآں قاضی صاحب نے ان سینکڑوں ہی پیشگوئیوں بارے بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جو آنے والے سینکڑوں ہزاروں سالوں میں ظہور پذیر ہوں گی۔

مختصر یہ کہ جناب حقیقت کا خود ہی اندازہ لگائیں کہ کٹر فرقہ پرست اور محدود سمجھ بوجھ رکھنے والے نام نہاد مسلم دانشور ملا اور مولوی قرآن پاک کی اس ایک ہی پیشگوئی پر کہ امام مہدی اور مسیح موعود آئیں گے اس قدر واویلہ اور ہڑبونگ مچائی ہے اور احمدیہ جماعت جیسی عظیم، انسان دوست اور خدا پرست جماعت کو غیر مسلم جماعت قرار دیتے ہیں۔ بے شک اس جہانِ فانی میں اپنی ایک فتح سمجھا ہو لیکن قدرتی اصولوں کے مطابق شاید وہ لوگ اپنے یوم حساب سے واقف نہ ہوں گے۔ احمدیہ جماعت کو غیر مسلم جماعت قرار دینا ایک مذہبی ظلم ہے جس کی دوسری مثال جناب کو کہیں بھی نہ ملے گی۔

بقیہ صفحہ ۹ :- اس طرح مورخہ ۳/۱۰/۹۱ بروز جمعرات رات ۹½ بجے انتظامیہ نے مبشر احمد مرحوم کی قبر کشائی کی اور نعش کو قبر سے نکال دیا اس طرح مبشر احمد کے ورثاء کو ایک دفعہ پھر درد ناک منظر سے دوچار ہونا پڑا۔

مکرم نذیر احمد خادم حضور اقدس کی خدمت میں اس واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"ہم سب افراد جماعت و مبشر احمد کے خاندان کے افراد اللہ تعالیٰ کی رضا اور مظلومیت کی اس حالت پر راضی ہیں۔ مبشر احمد کی تدفین دوبارہ اسی رات صوا (؟) بجے دوسری جگہ کر دی گئی ہے۔"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے یہ ننگ انسانیت مولوی صاحبان کب تک لوگوں کے جذبات سے کھیلتے رہیں گے اور کب قوم کو ان اسلام دشمن ظالم عناصر سے نجات ملے گی۔

قسط ۲

جماعت احمدیہ کے افراد پر مقدمات کی ایک جھلک

از محترم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ لندن۔

(19) الفضل تبلیغ کیس (سرکار بنام محمد شریف) مقدمہ نمبر 215/88

مولوی اللہ یار ارشد کی درخواست پر 12 دسمبر 1988 کو ایڈیٹر الفضل مکرم نسیم سیفی صاحب، مسعود احمد صاحب دہلوی پرنٹر و پبلشر اور چوہدری محمد شریف صاحب جن کا آرٹیکل الفضل میں شائع ہوا تھا۔ زیر دفعہ 298/C مقدمہ درج کیا گیا۔ مولوی اللہ یار ارشد نے اپنی درخواست میں لکھا۔

(i) الفضل میں قرآنی آیت تحریر کی گئی ہیں مورخہ 11/12/88 کے شمارہ میں احمدیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔

(ii) مدیر الفضل اخبار کی کاپیاں ریلوے کراسنگ کے پاس لوگوں میں تقسیم کر رہا تھا۔

(iii) مضمون میں احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔

یہ مقدمہ بھی آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں ہے جہاں چودہ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(20) الفضل اسلامی اصطلاحات کیس (سرکار بنام نسیم سیفی) مقدمہ نمبر 232/88

روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی اور پبلشر محترم مسعود احمد خاں دہلوی کے خلاف رسوائے زمانہ احمدیت مخالف آرڈیننس کی دفعہ 298/C کے تحت ایک اور مقدمہ درج کر دیا گیا۔ جو مسلم کالونی ربوہ کے احراری مولوی خدا بخش کی طرف سے درج ہوا۔ مولوی صاحب نے ایس۔ ایچ۔ او ربوہ کے نام درخواست میں لکھا کہ "29 دسمبر 1988 کے الفضل میں اسلامی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ ایک مرتدہ کا فرہ کے لئے دعائے مغفرت اور 'مرحوم' کا لفظ لکھا گیا ہے۔ ان الفاظ سے قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے اور جرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

مقدمہ 12/1/89 کو درج کیا گیا اور R.M ربوہ کی عدالت میں اس کی ۱۴ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(21) ٹنڈو آدم توہین رسالت کیس (سرکار بنام مرزا مبارک احمد نصرت)

مقدمہ نمبر 1/89

ٹنڈو آدم تھانہ میں مکرم عبدالرحمٰن صدیقی صاحب امیر ضلع تھرپارکر سندھ اور مکرم مرزا مبارک احمد نصرت کے خلاف زیر دفعہ 295/C اور 298/C مولوی احمد میاں حمادی کی شکایت پر درج کیا گیا۔ واقعات کی تفصیل کے مطابق مرزا مبارک احمد نصرت نے مباہلہ کے بارہ میں ایک خط مولوی حمادی کے نام لکھا جس میں مکرم عبدالرحمٰن صدیقی صاحب امیر ضلع کا لیٹر پیڈ استعمال کیا۔ لیٹر پیڈ پر چونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود کے الفاظ چھپے ہوئے تھے۔ مولوی حمادی نے اپنی انوکھی منطق سے ان جملوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین جانا اور مورخہ 3/1/89 کو مقدمہ دائر کر دیا۔ یاد رہے کہ مولوی احمد میاں حمادی وہ بدبخت مولوی ہے جس نے احمدیوں پر تقریباً 17 مقدمات قائم کر رکھے ہیں جن میں سے بیشتر توہین رسالت کی دفعات لئے ہوئے ہیں۔ یہ مولوی جامع مسجد کا خطیب ہے۔ جو اوقاف کے تحت ہے اس طرح یہ سندھ گورنمنٹ کا تنخواہ دار ملازم ہے۔ مقدمہ آجکل ایڈیشنل سیشن جج سانگھڑ کی عدالت میں چل رہا ہے۔

اس مقدمہ کے سلسلہ میں مورخہ 14/1/89 کو مکرم مرزا مبارک احمد نصرت کو گرفتار کر لیا گیا اور حوالات میں بند کر دیا گیا۔ دوسرے دن یعنی مورخہ 15/1/89 کو مولویوں نے انہیں حوالات میں نماز پڑھتے دیکھ کر بہت شور مچایا کہ یہ حوالات میں بھی "مسلمانوں کی طرح قبلہ رو ہو کر نماز ادا کر رہا ہے"۔ اس پر ان پر ایک اور مقدمہ زیر دفعہ 298/C قائم کر دیا گیا۔ یہ مقدمہ بھی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سانگھڑ کی عدالت میں چل رہا ہے۔

(22) پمفلٹ صد سالہ جھگڑے کا آسان فیصلہ کیس (سرکار بنام سید عبدالحی) مقدمہ نمبر 24/89

مورخہ 14/2/89 کو مولوی اللہ یار ارشد کی درخواست پر تھانہ ربوہ میں سید عبدالحی اور دیگر احمدی افراد پر ایک مقدمہ زیر دفعہ 298/B، 298/C درج ہوا جس میں ان افراد کا جرم یہ ظاہر کیا گیا کہ انہوں نے پمفلٹ "صد سالہ جھگڑے کا آسان فیصلہ" شائع کیا ہے جس میں احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔ یہ مقدمہ بھی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کی عدالت میں چل رہا ہے جہاں اس پر چودہ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(24) رسالہ تحریک جدید کیس (سرکار بنام قاضی منیر احمد)

مقدمہ نمبر 81/89

مورخہ 19 مارچ 1989 ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے تھانہ ربوہ میں "تحریک جدید" کے ایڈیٹر مکرم نسیم سیفی صاحب اور دیگر افراد پر زیر دفعہ 298/C ایک مقدمہ درج ہوا جس میں کہا گیا کہ رسالہ تحریک جدید کے شمارہ دسمبر 1988 میں احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔ آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی نو پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(25) الفضل کیس (سرکار بنام قاضی منیر احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 82/89

مورخہ 19 مارچ کو اللہ یار ارشد کی درخواست پر ڈی سی جھنگ نے حکم دیا کہ نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل، قاضی منیر احمد صاحب و دیگر افراد پر زیر دفعہ 298/C اور 16 MPO مقدمہ درج کیا جائے کہ الفضل اپنی دوبارہ اشاعت کے بعد پھر مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہا ہے۔ آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی بھی نو پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(26) تبلیغ کیس (سرکار بنام عبدالرحمٰن)

مقدمہ نمبر 83/89

احراری مولوی خدا بخش کی درخواست پر مورخہ 25 مارچ 1989 تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C چوہدری عبدالرحمٰن آف وہاڑی کے خلاف ایک مقدمہ درج ہوا جس میں مولوی نے شکایت کی کہ چوہدری عبدالرحمٰن نے مسلم کالونی کی مسجد میں آکر احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ اس مقدمہ کی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ۱۴ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(27) جشن تشکر کیس (سرکار بنام ظہیر احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 85/89

یہ مقدمہ دارالنصر ربوہ اور کچھ دوسرے محلوں کے کل چودہ احمدی نوجوانوں کے خلاف 23 مارچ 1989 یعنی جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے دن زیر دفعہ 298/C اور دفعہ 188 کے تحت تھانہ ربوہ میں درج ہوا۔ ان پر یہ جرم عائد کیا گیا کہ وہ دارالنصر میں بآواز بلند نعرہ بازی کر رہے تھے اور آتش بازی چلا کر جشن احمدیہ کا اظہار کر رہے تھے۔ R.M ربوہ کی عدالت میں آج تک ۱۴ پیشیاں ہو چکی ہیں

(28) الفضل جشن تشکر نمبر کے خلاف کیس (سرکار بنام حافظ مظفر احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 106/89

مورخہ 5 اپریل 1989 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C اور 188 ایک اور مقدمہ روزنامہ الفضل کے خلاف درج ہوا جس میں کہا گیا کہ الفضل نے مورخہ 25 مارچ 1989 کو صد سالہ جشن تشکر نمبر نکال کر امتناع آرڈیننس مجریہ 1984 اور دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی ہے اور احمدیت کی تبلیغ کی ہے نیز صفحہ 6 پر مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کا خصوصی پیغام جس میں خطبہ میں پڑھی جانیوالی دعا عربی میں لکھی گئی ہے اور مرزا طاہر احمد کی رنگین تصویر جس پر ان کے دستخط موجود ہیں جس سے انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کیا ہے شائع کی ہے۔ نیز صفحہ 6 پر حکیم نورالدین، مرزا بشیرالدین محمود اور مرزا ناصر احمد کی تصاویر کے نیچے رحمہ اللہ مرقدہ لکھ کر مسلمان ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح صفحہ 47 تا 53 ایک مضمون حافظ مظفر احمد نے لکھا ہے جس میں جماعت احمدیہ کو مسلمان ثابت کیا گیا ہے۔

اس مقدمہ میں حافظ مظفر احمد صاحب، نسیم سیفی صاحب مسعود احمد صاحب دہلوی اور قاضی منیر احمد کو ملوث کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ہے اور ۱۴ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(29) جشن تشکر کیس (سرکار بنام وسیم الدین وغیرہ) مقدمہ نمبر 88/89

صد سالہ جشن تشکر کے دن ہی دارالرحمت شرقی کے احمدی نوجوان وسیم الدین اور دیگر پانچ احمدی نوجوانوں کے خلاف زیر دفعہ 298/C اور دفعہ 188 ایک مقدمہ درج کیا گیا ان کا جرم یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ آدھے بازوؤں والی سیاہ بنیانیں جن پر 100 Years of Truth لکھا ہوا تھا پہنے ہوئے تھے، مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے لگا رہے تھے اور آتش بازی چلا کر جشن کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ مقدمہ بھی R.M ربوہ کی عدالت میں ہے اور اس کی چودہ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(30) رسالہ خالد کیس (سرکار بنام یوسف سہیل صاحب وغیرہ) مقدمہ نمبر 109/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 6 اپریل 1989 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C یوسف سہیل شوق اور دیگر افراد پر ایک مقدمہ درج کیا گیا اس میں فرد جرم یہ عائد کی گئی کہ رسالہ خالد کے شمارہ دسمبر 88 میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے اس مقدمہ کی بھی چودہ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(31) رسالہ مصباح کیس (سرکار بنام اسماعیل منیر ثانی وغیرہ)

مقدمہ نمبر 115/89

مورخہ 6 اپریل 1989 کو ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر ایک مقدمہ رسالہ مصباح کے دسمبر 88 کے شمارہ میں امام جماعت احمدیہ کے خطبات کے ذریعہ احمدیت کو اسلام ظاہر کرنے پر اسماعیل منیر ثانی و دیگر افراد پر مقدمہ درج کیا گیا۔ اس مقدمہ کی بھی ۱۶ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

(32) تبلیغ کیس (سرکار بنام مبارک احمد سبرا) مقدمہ نمبر 111/89

غیر احمدی مولوی حافظ محمد یوسف سیالکوٹی

ڈاور نزد ربوہ کی درخواست پر مورخہ 6/2 کو زیر دفعہ 298/c چوہدری مبارک احمد بسرا کے خلاف تھانہ ربوہ میں ایک مقدمہ درج کیا گیا جس میں یہ کہا گیا کہ چوہدری مبارک احمد بسرا نے ملک عمر حیات ساکنہ ڈاور کے ڈیرہ پر آکر تبلیغ کی اور کہا کہ جس مہدی نے آنا تھا وہ آچکا اب کوئی مہدی نہ آئیگا اس لئے احمدیت قبول کرلو۔ یہ مقدمہ بھی آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں ہے اور اس کی ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(33) **الفضل کیس** (سرکار بنام قاضی منیر احمد وغیرہ) مقدمہ نمبر 112/89

مورخہ 8/6/89 کو حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے تھانہ ربوہ میں الفضل کے خلاف ایک اور مقدمہ درج کیا گیا جس میں کہا گیا کہ الفضل کے شمارہ جات ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ میں احمدیوں نے امام جماعت احمدیہ کے خطبات شائع کئے جس میں احمدیت کو اسلام ظاہر کیا گیا۔ آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی بھی ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(34) **مصباح، خالد، تشحیذ الاذہان کیس** (سرکار بنام اسماعیل منیر ثانی وغیرہ) مقدمہ نمبر 113/89

الفضل کی طرح رسالہ مصباح، خالد اور تشحیذ الاذہان کے خلاف بھی ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 8/6/89 کو تھانہ ربوہ میں ایک مقدمہ کا اندراج ہوا جس میں زیر دفعہ 298/c اسماعیل منیر ثانی کے خلاف شکایت درج کی گئی کہ مصباح اکتوبر ۸۸، خالد نومبر 88 اور تشحیذ الاذہان نومبر ۸۸ میں شائع شدہ امام جماعت احمدیہ کے خطبات کے ذریعہ احمدیت کو اسلام کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس مقدمہ کی بھی ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(35) **رسالہ انصار اللہ کیس**۔ (سرکار بنام محمد دین ناز وغیرہ) مقدمہ نمبر 139/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۸۹ کو تھانہ ربوہ میں ایک مقدمہ زیر دفعہ 298/c درج ہوا جس میں مرزا محمد دین ناز صاحب و دیگر منتظمین رسالہ انصار اللہ پر جرم عائد کیا گیا کہ رسالہ کے شمارہ نومبر 88 مع ضمیمہ میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کی بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(36) **رسالہ تشحیذ الاذہان کیس**

(سرکار بنام قمر داؤد کھوکھر وغیرہ)

مقدمہ نمبر 140/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 22/5/89 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/c ایک مقدمہ کا اندراج ہوا جس میں یہ جرم عائد کیا گیا کہ رسالہ کے شمارہ دسمبر 88 اور جنوری 89 میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے۔ آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی بھی ۱۶ پیشیاں پڑ چکی ہیں۔

(37) **الفضل کیس** (سرکار بنام مسعود احمد دہلوی وغیرہ) مقدمہ نمبر 141/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 22/5/89 کو مکرم مسعود احمد دہلوی، نسیم سیفی وغیرہ پر ایک اور مقدمہ درج کیا گیا۔ جس میں یہ جرم عائد کیا گیا کہ انہوں نے الفضل کی اشاعت مورخہ 21، 22، 27 دسمبر 88 اور 6، 7، 9، 14، 15، 19، 22، 25 اور 26 جنوری 89 میں احمدیت کو اسلام ظاہر کیا۔ یہ کیس بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ہے اور اس کی بھی ۱۶ پیشیاں پڑ چکی ہیں۔

(38) **رسالہ انصار اللہ کیس**

(سرکار بنام مرزا محمد دین ناز وغیرہ)

مقدمہ نمبر 142/89

یہ مقدمہ بھی حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 22/5/89 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/c درج ہوا جس میں کہا گیا کہ رسالہ انصار اللہ کے شمارہ جات ماہ جولائی، اگست، ستمبر اور اکتوبر 88 میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے۔ آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(39) **رسالہ تحریک جدید کیس**

(سرکار بنام عبد اللطیف وغیرہ)

مقدمہ نمبر 143/89

مورخہ 22/5/89 کو ایک اور مقدمہ رسالہ تحریک جدید کے منتظمین پر حکومت پنجاب کے ایماء پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے ربوہ میں درج کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ رسالہ تحریک جدید کے شمارہ جات، اگست، ستمبر، اکتوبر اور نومبر ۸۸ میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے اس کیس کی بھی آر ایم ربوہ کی عدالت میں ۱۶ پیشیاں پڑ چکی ہیں۔

(40) **پمفلٹ "تربیتی امور" کیس**

(سرکار بنام حکیم خورشید احمد)

مقدمہ نمبر 144/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 22/5/89 کو ایک مقدمہ زیر دفعہ 298/c تھانہ ربوہ میں درج ہوا جس میں فرد جرم یہ لگائی گئی کہ پمفلٹ "تربیتی امور" شائع کردہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کیس میں حکیم خورشید احمد اور قاضی منیر احمد کے علاوہ پولیس کی تفتیشی رپورٹ کے مطابق مکرم مبارک احمد طاہر اور مکرم رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ کو بھی بطور ملزم شامل کر لیا گیا ہے کہ انہوں نے یہ پمفلٹ شائع کیا ہے۔ مقدمہ آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں ہے جہاں ۱۶ پیشیاں پڑ چکی ہیں۔

(41) **رسالہ مصباح کیس** (سرکار بنام محمد اسماعیل منیر ثانی وغیرہ)

مقدمہ نمبر 145/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر مزید ایک کیس رسالہ مصباح کے منتظمین پر مورخہ 22/5/89 کو تھانہ ربوہ میں درج ہوا جس میں کہا گیا کہ رسالہ مصباح کے شمارہ ستمبر، نومبر 88 میں احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے۔ آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں اس کیس کی بھی ۱۶ پیشیاں پڑ چکی ہیں۔

(42) **تقریر کیس** (سرکار بنام محمد سلیمان وغیرہ) مقدمہ نمبر 226/89

مولوی اللہ یار ارشد کی درخواست پر مورخہ 18/7/89 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/c سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور محمد سلیمان مربی کے خلاف ایک مقدمہ کا اندراج ہوا کہ وہ احمدیہ مسجد دار الصدر میں جلسہ عام میں احمدیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ آر ایم ربوہ کی عدالت میں ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(43) **سکول تبلیغ کیس** (سرکار بنام ماسٹر محمد اعظم صاحب) مقدمہ نمبر 231/89

معاند احمدیت ماسٹر محمد اکرم ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی درخواست پر مورخہ 25/7/89 تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/c احمدی ٹیچر محمد اعظم صاحب کے خلاف ایک پرچہ درج ہوا جس میں الزام لگایا گیا کہ "محمد اعظم قادیانی مذہب کی سکول میں مسلمانوں کو کھلے عام تبلیغ کرتا ہے۔ قادیانی مذہب کو سچا مذہب اور قادیانیوں کو ہدایت یافتہ کہتا ہے۔ مسلمانوں کو گمراہ اور غلط کہتا ہے۔" درخواست میں یہ بھی لکھا گیا کہ "مورخہ 6/5/89 کو محمد اعظم نے میرے سامنے قادیانی مذہب کی تبلیغ کی اور کہا کہ قادیانی مذہب قبول کرلو یہی سیدھا راستہ ہے راہ راست پر آجاؤ ورنہ جہنم میں جلوگے اس سے میرے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔" اس مقدمہ میں انسپکٹر پولیس ذوالفقار نے ایڈیشنل جج چنیوٹ کے روبرو تسلیم کیا اور بیان دیا کہ مولویوں نے ماسٹر محمد اعظم صاحب پر جھوٹا مقدمہ قائم کیا ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ 6/5/89 کو سکول بوجہ عید الفطر کی چھٹیوں کے بند تھا اس لئے تبلیغ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ابھی مقدمہ خارج نہیں ہوا تاہم خدا تعالیٰ نے مولویوں کی ذلت کے سامان پیدا کر دئیے! آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی ابھی تک ۱۳ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(44) **روزنامہ الفضل کیس** (سرکار بنام نسیم سیفی وغیرہ) مقدمہ نمبر 170/89

معاند احمدیت منظور الہی ملک اعوان کی درخواست پر مورخہ ۶ جون ۱۹۸۹ کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/c ایک مقدمہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد، الفضل کے ایڈیٹر نسیم سیفی صاحب، پبلشر مسعود احمد صاحب اور قاضی منیر احمد صاحب کے خلاف درج کیا گیا۔ درخواست میں لکھا گیا کہ الفضل مورخہ [illegible]، 24/6 اور 26/6 وغیرہ وغیرہ میں خطبہ نکاح، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم حدیث اور آیات قرآنی اور اس قسم کے اسلامی الفاظ لکھ کر خود کو بالواسطہ اور بلاواسطہ مسلمان اور اپنا مذہب اسلام ظاہر کیا ہے اور دس کروڑ مسلمانوں کے مذہبی اسلامی اور ختم نبوت کے جذبات کو مجروح کیا ہے جس سے اشتعال، بے چینی انتشار اور بدامنی پیدا ہوکر ملک بھر میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ آر۔ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی بھی ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(45) **الفضل کیس** (سرکار بنام آغا سیف اللہ وغیرہ) مقدمہ نمبر 300/89

احراری مولوی خدا بخش کی درخواست پر مورخہ 29/9/89 کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/c الفضل ربوہ کے خلاف ایک پرچہ درج ہوا جس میں منتظمین الفضل کے خلاف شکایت کی گئی کہ انہوں نے روزنامہ الفضل کے شمارہ ۱۷ ستمبر ۸۹ کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ مقدمہ آر ایم ربوہ کی عدالت میں زیر سماعت ہے اور اس وقت تک ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(46) **رسالہ تحریک جدید کیس** (سرکار بنام عبد اللطیف وغیرہ) مقدمہ نمبر 309/89

حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے مورخہ 7/10/89 کو بھی تھانہ ربوہ میں دفعہ 298/c کے تحت مکرم مولانا نسیم سیفی، مکرم عبد اللطیف اور دیگر انتظامیہ رسالہ تحریک جدید کے خلاف ایک مقدمہ درج ہوا جس میں کہا گیا کہ رسالہ تحریک جدید کے شمارہ جون ۱۹۸۹ میں ایسا مواد شائع کیا گیا ہے جو دفعہ 298/c تعزیرات پاکستان کے تحت جرم ہے۔

آر ایم ربوہ کی عدالت میں اس مقدمہ کی بھی ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(47) **رسالہ خالد کیس** (سرکار بنام خالد مسعود وغیرہ) مقدمہ نمبر 310/89

مورخہ 7/10/89 کو ہی رسالہ خالد کی انتظامیہ کے خلاف بھی دفعہ 298/c کے تحت ایک مقدمہ درج ہوا جس میں کہا گیا کہ رسالہ خالد کے شمارہ جون ۱۹۸۹ میں ایسا مواد شائع کیا گیا ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/c کے تحت جرم ہے۔ یہ مقدمہ بھی حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم سے تھانہ ربوہ میں درج کیا گیا اور اس کی بھی ۱۶ پیشیاں ہوچکی ہیں۔

(48) **رسالہ تشحیذ الاذہان کیس** (سرکار بنام قمر داؤد کھوکھر وغیرہ) مقدمہ نمبر 311/89

اسی طرح مورخہ 7/10/89 کو بھی حکومت پنجاب کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر کے حکم سے انتظامیہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے خلاف بھی تھانہ ربوہ میں مقدمہ درج ہوا جس میں کہا گیا کہ اس رسالہ کے شمارہ مئی، جون ۱۹۸۹ میں ایسا مواد موجود ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/c کے تحت قابل مؤاخذہ ہے۔

اس مقدمہ کی بھی ربوہ کی عدالت میں ۱۶ پیشیاں ہو چکی ہیں۔

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی تعلیمی و تبلیغی مساعی

لجنہ اماءاللہ بنارس مکرمہ رضوانہ جاوید صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۱۸ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب لجنہ اماءاللہ بنارس نے خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا۔ محترمہ ادیش عرا خاتون صاحبہ کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا۔ محترم سلمیٰ سلطانہ کی تلاوت مع ترجمہ کے بعد خاکسار نے کچھ احادیث باترجمہ و تشریح سنائیں اور عزیزہ زینب نے آنحضور صلعم کی مدح میں نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرمہ نفیرہ ظفر صاحبہ۔ لمنہ۔ نکہت پروین۔ مبیحہ بشیر۔ صلعبہ عزیزہ نگار۔ سعدیہ۔ عابدہ سلطانہ نے اس جلسہ کے موقعہ پر تقاریر و نظمیں پیش کیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ مہمان خصوصی اور خاکسار کے صدارتی خطاب کے بعد چار عورتوں نے منظر ندرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلسہ گاہ کو بجلی کی رنگین لڑیوں سے سجایا گیا تھا جلسہ کے لئے گھر گھر جاکر دعوت دی گئی۔ ۲۰ غیر احمدی عورتیں اور ۵۰ بچے جلسہ میں مدعو تھے جنہوں نے پوری کاروائی کو غور سے سنا۔ آخر پر انہیں تبلیغ کی گئی اور لٹریچر دیا۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ایک غیر احمدی بھائی رئیس احمد صاحب نے بجلی کے کام کے سلسلے میں خصوصی تعاون دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

لجنہ اماءاللہ کوڈالی مکرمہ E.V فاطمہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ :-

مورخہ ۵ر اکتوبر کو لجنہ اماءاللہ کوڈالی نے بوقت ۲ بجے دوپہر مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا۔ خاکسار کی زیر صدارت مکرمہ A.T ناطبی صاحبہ کی تلاوت سے کاروائی کا آغاز ہوا ازاں بعد لجنہ اماءاللہ کا عہد دہرایا گیا۔ اور عزیزہ U ظہیرہ صاحبہ۔ مکرمہ U طاہرہ صاحبہ مکرمہ M.P منیرہ صاحبہ نے علی الترتیب عربی اردو۔ ملیالم زبانوں میں خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرمہ E.V سائرہ صاحبہ۔ مکرمہ U رشیدہ صاحبہ۔ مکرمہ K.P منصورہ صاحبہ۔ مکرمہ U طاہرہ صاحبہ۔ مکرمہ U رضیہ صاحبہ۔ عزیزہ C شہناز صاحبہ۔ عزیزہ شاہینہ صاحبہ۔ مکرمہ U میناس صاحبہ اور مکرمہ U نذیرہ صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوگیا۔

لجنہ اماءاللہ حیدرواہ مکرمہ زبیدہ جلال خان صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ حیدرواہ لکھتی ہیں کہ :-

مورخہ یکم اکتوبر کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں مقامی لجنہ نے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا۔ مکرمہ شہادت بیگم صاحبہ منڈاشی کی تلاوت۔ مکرمہ رابعہ نورین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسارہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ارشادات سنائے۔ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کئے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ میں ۳۰ ممبرات نے شرکت کی۔

چنداپور (آندھرا) مورخہ ۲۲ ستمبر کو جماعت احمدیہ چنداپور تعلقہ کاماریڈی (آندھرا) کے زیر اہتمام مسجد نور میں بعد نماز عشاء زیر صدارت محمد معین الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ چنداپور جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم ناصر احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب نے حمد باری تعالیٰ پڑھی مکرم نثار احمد صاحب نے نعت رسول پیش کی ازاں بعد مکرم سراج احمد صاحب قائد مجلس۔ مکرم غلام محمد صاحب امام الصلوٰۃ مکرم خورشید احمد صاحب مکرم منیر احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کئے۔ دوران جلسہ مکرم عطاء اللہ صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب نے نظم پڑھی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مونگیر میں جلسہ سیرت النبیؐ جلسہ کی کاروائی بوقت پانچ بجے شام بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم سید احمد صاحب شروع ہوئی۔ مکرم منظور احمد "شمیم" کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم افتخار احمد نے درِ عدن سے نظم پڑھ کر سنائی۔

مکرم سید عمران احمد صاحب نے سونگیر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا پیغام Obey and Love the Holy Prophet پڑھ کر سنایا۔ پیغام کے بعد مکرم مرزا محمود احمد نے منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد سید بشیر احمد صاحب نے حضرت محمد صلعم کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک زندہ مذہب اسلام اور زندہ رسول حضرت محمد صلعم پر تقریر کی۔

خاکسار نے حضور صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ پر لگائے گئے الزام کا ذکر کیا اور حقیقت سے واقفیت کرائی ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد بھی روشناس کرایا اور جماعتی کتب کے مطالعہ کی تلقین کی۔

اختتامی خطاب مکرم سید احمد صاحب نے کیا اور جلسہ کی غرض اور اہمیت کو بیان فرمایا۔ بعد دعا بخیر و خوبی یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔

بھسری میں جلسہ سیرۃ النبیؐ امسال جماعت احمدیہ بھسری کو مورخہ ۱۵ بروز اتوار جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی توفیق ملی یہ جلسہ بعد نماز مغرب بھسری کی مسجد احمدیہ میں ٹھیک ۷ بجے شروع کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم حنیف الانصاری صاحب صدر جماعت نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ مکرم محی الدین صاحب انصاری نے کی تلاوت کے بعد عزیزم شریف احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے سنایا ازاں بعد مکرم مولوی شوکت الانصاری صاحب نے آنحضرت صلعم کی سیرۃ پر نصف گھنٹہ تقریر کی اسکے بعد مکرم جمال الدین انصاری صاحب نے آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ کے موضوع پر تقریر کی اسکے بعد خاکسار نے آپ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات جو سبق آموز تھے بیان کئے اسکے بعد صدر صاحب نے حاضرین سے صدارتی خطاب فرمایا اور احباب کو آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ اپنانے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا جلسہ کے اختتام پر مکرم ریاست انصاری صاحب کی طرف سے حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے جملہ افراد مرد و زن شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

لجنہ اماءاللہ سکندرآباد مکرمہ یاسمین امۃ القدوس صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ سکندرآباد تحریر کرتی ہیں کہ :-

مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد نے اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں بعد نماز جمعہ جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا۔ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ حیدرآباد و سابق صدر لجنہ اماءاللہ آندھرا کی زیر صدارت کاروائی کا آغاز مکرمہ ساجدہ الہ دین صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہ عزیزہ منصورہ قانتہ صاحبہ نے آنحضور صلعم کے مبارک ارشادات سنائے اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سیرت النبی صلعم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرمہ قمر النساء شرق صاحبہ اور عزیزہ ناجزہ زیبا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام الگ الگ خوش الحانی سے پڑھکر حاضرین کو محظوظ کیا اور عزیزہ بشریٰ شمس نے سیرت آنحضرت صلعم پر اچھے انداز سے مضمون پڑھا۔ محترمہ نسیم بانو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا بعدہ عزیزہ فرحین ناز۔ عزیزہ صالحہ حنیف۔ عزیزہ ثمین۔ عزیزہ علیمہ سلطانہ نے تقاریر کیں اور محترمہ اختر سلطانہ شوق صاحبہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر حاضرین سے خطاب کیا اور مرکزی دینی امتحان میں حصہ لینے والی ممبرات کو اسناد دیں اور نگران ناصرات مکرمہ فہمیدہ ناز صاحبہ کو ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد کی حسن کارکردگی میں دوم پوزیشن حاصل کرنے پر ٹرافی دی۔ بعدہ عزیزہ اسماء خلعت و عزیزہ شیریں سلطانہ نے "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" نظم مل کر پڑھی اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس جلسہ میں ۴۱ ممبرات لجنہ اور ۲۰ بچیوں نے شرکت کی دعا کے بعد حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

چھٹا سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ ساگر (کرناٹک) مکرمہ نہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ ساگر تحریر فرماتی ہیں کہ :-

مورخہ یکم نومبر کو بعد نماز عصر خاکسار کے مکان پر سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام برموقعہ سالانہ اجتماع قادیان ۱۹۹۱ء پڑھ کر سنایا۔ مختلف مقابلہ جات ہوئے جسمیں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دئیے گئے۔ بہنوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ مقابلہ جات میں جج کے فرائض مکرمہ افضل النساء صاحبہ اور مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت نے ادا کئے۔

ضروری تصحیح

بدر مجریہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کے صفحہ ۱۱ کالم ۳ میں پیچھے ولادت نمبر ۵ شائع ہوئی ہے جس میں غلطی سے اعانت بدر /۵ روپے کی بجائے /۵ روپے شائع ہوگیا ہے قارئین بدر درست فرمالیں۔

ایک اور سکینڈل

مذکورہ عنوان کے تحت ہندوستان کے مشہور صحافی شری جنداس اختر اپنے مستقل کالم "پاکستان کے شب و روز" میں رقمطراز ہیں :-

" اچانک ہی بی بی سی اور ایک سینئر امریکن اخبار نویس لارنس شلز نے یہ کہہ کر تمام پاکستان میں سنسنی پھیلادی ہے کہ 1980 اور اس کے بعد پشاور میں اسرائیل کے ایجنٹ تعینات تھے جو امریکہ سے افغان مجاہدین سپلائی ہونے والے ہتھیار ایران کے حوالہ کر دیتے تھے۔ پاکستان کے ایک اخبار نے بھی یہی الزام لگایا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک اسرائیلی افسر جو اب آسٹریلیا میں رہتا ہے اُن دنوں پشاور گیا اس نے پاکستان میں موجود اسرائیلی حکام سے مل کر 55 کروڑ ڈالر کے ہتھیار ایران کو بھجوائے۔ اسرائیلی فوجی افسر امریکہ کے پاسپورٹوں پر پاکستان میں داخل ہو کر حکمت یار گلبدن کے گروپ کو ہتھیاروں کے استعمال کے لئے ٹریننگ دے رہے تھے۔ پاکستان کے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ الزام ٹھیک نہیں۔ امریکہ کے اسی اخبار نویس کا کہنا ہے کہ اس الزام کی تصدیق پاکستان کے کئی معتبر ذرائع نے کی ہے۔ ان میں پاکستانی انٹیلی جینس کے ایک ریٹائرڈ افسر بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 1985 میں پاکستان میں امریکہ کے کئی اسرائیلی فوجی موجود تھے۔

اِس سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ امریکہ کی پارلیمنٹ نے جو رقم منظور کی تھی اس میں سے آدھی رقم یعنی ۵۵ کروڑ ڈالر کی رقم باغیوں کو نہیں دی گئی۔ یہی نہیں بلکہ اُن دنوں بھی امریکہ کے اخبارات نے لکھا تھا کہ باغیوں کو جو میزائیل دیئے جا رہے ہیں وہ ایران کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اور ایران ان کا استعمال عراق کے خلاف کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکی ہتھیاروں کی سپلائی میں گول مال پر پردہ ڈالنے کے لئے ضیاء کی سرکار کے دنوں اوجھری کیمپ کو تباہ کر دیا گیا تھا۔ اور جب پردھان منتری جونیجو نے جانچ کرائی تو جنرل ضیاء نے جونیجو کو ڈِسمس کر دیا؟"

(اخبار روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر ۲۰ر نومبر ۱۹۹۱ء صہ)

بدر نما

سوچنے والی بات ہے کہ جو علماء اور صحافی جماعت، احمدیہ پر اسرائیل کا ایجنٹ اور صیہونی تحریک ہونے کا سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام عائد کرتے ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ اپنے سیاہ کارناموں اور ملت دشمن سرگرمیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے حق پر قائم، غلبہ اسلام کی علمبردار اور باطل شکن الٰہی جماعت، کو اپنے انہی سیاسی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے تختۂ مشق بنا رہے ہیں اور عوام کو دھوکا دے کر اُن کے ذہنوں کو مسموم کر رہے ہیں ——!؟ ایسے لوگوں پر تو یہی بات صادق آتی ہے کہ ع

ہوئے تم دوست جس کے دُشمن اُس کا آسماں کیوں ہو!

تقریبِ شادی اور درخواستِ دُعا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری بچی عزیزہ مُبارکہ نصرت کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۹۱ء کو 'بیت الظفر' نیو یارک میں بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

عزیزہ مبارکہ نصرت کا نکاح عزیزم کریم احمد ابن مکرم محمد شمس لطیف صاحب آف ربوہ حال نیو یارک (امریکہ) مورخہ ۱۹ر جون ۹۱ء کو ازراہِ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مشفق و محبوب امام کو جزائے خیر بخشے۔ اور آپ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس شادی کو بابرکت کرے اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ اس موقع پر 5/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

فرحت الہ دین اہلیہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔ سکندر آباد

درخواستِ دُعا

کانپور میں مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کے پھوڑے کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام سے اُن کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار، ڈاکٹر سید منور علی قادیان۔

جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لانے والے احباب و خواتین کیلئے

ایک ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لیے جو ضروری ہدایات تحریر فرمائی ہیں ان میں سے ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ :-

" لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ **اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں!"**

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

امسال چونکہ صد سالہ جلسہ سالانہ پر حضور انور کی تشریف آوری بھی متوقع ہے۔ اِس لئے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوگی۔ جلسہ کے موقع پر قادیان میں موسم کافی سرد ہوتا ہے اِس لئے تمام مبلغینِ کرام اور معلمین سلسلہ اور عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت کرنے والے احباب کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرا دیں کہ شدتِ سردی کے پیشِ نظر لحاف وغیرہ ضرور اپنے ساتھ لائیں۔ مرکز کے لئے ایسا انتظام کرنا ممکن نہ ہوگا۔

اُمید ہے احبابِ کرام اِس ہدایت کی پابندی فرما کر اطاعتِ امام کا ثبوت دیں گے۔ جزاکم اللہ۔

ناظمِ تربیت جلسہ سالانہ قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریلوے ریزرویشن

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۹۱ء

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے امسال ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو قادیان میں ہونے والا جلسہ سالانہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ جلسہ صد سالہ جشن ہے۔ علاوہ ازیں اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شرکت بھی متوقع ہے۔ اس لحاظ سے احبابِ جماعت سے کثیر تعداد میں اِس جلسہ میں شرکت کی تحریک کی جاتی ہے۔ اِس بابرکت سفر کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ احبابِ جماعت کی سہولت کے لئے دفتر جلسہ سالانہ کی جانب سے قادیان سے واپسی کے لئے ریلوے ریزرویشن ان کی درخواست پر کرا دئیے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند ہیں وہ مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمائیں :-

(۱) - تاریخ واپسی ریزرویشن۔ (۲) - سٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے۔

(۳) - درجہ فرسٹ کلاس / سیکنڈ کلاس / A.C. 2 یا 3 ٹائر سلیپر۔

(۴) - ٹرین کا نام اور نمبر۔ (۵) - سواریوں کے نام، عمر اور جنس۔

(۶) - پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی وضاحت۔ نصف ٹکٹ گیارہ سال کی عمر تک لگتا ہے۔

چونکہ ریزرویشن کافی عرصہ پہلے کرانی ہوتی ہے لہٰذا اِس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوائی جائے تاکہ حسبِ خواہش ریزرویشن کرانے میں سہولت ہو۔ ریزرویشن کے لئے کوائف بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر کرایہ و اخراجات کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تفصیل کے ساتھ بھجوا دیں۔ اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

آجکل اکثر اسٹیشنوں پر واپسی کا بھی ریزرویشن بذریعہ کمپیوٹر کرنے کا انتظام ہے۔ احبابِ جماعت اِس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھائیں۔ البتہ اگر کسی باعث اِس انتظام کے ذریعہ فائدہ اُٹھایا جانا ممکن نہ ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف سے مطلع فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں احبابِ جماعت کا حافظ و ناصر رہے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

بدر کا صد سالہ جلسہ سالانہ نمبر

اِنشاء اللہ مورخہ ۱۹، ۲۶ر دسمبر ۱۹۹۱ء کا پرچہ بدر کا صد سالہ جلسہ سالانہ نمبر صاحبِ قلم علماء کے تحقیقی و قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا رنگین تصاویر اور فوٹو آفسیٹ طباعت ہوگی قارئین مطلع رہیں۔ (ادارہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ مسجد فضل پونچھ میں بعد نماز جمعہ خاکسار نے کثیر افراد کی موجودگی میں مکرم محمد یعقوب صاحب معلم وقفِ جدید ولد مکرم محمد شریف صاحب آف درہ دیال پونچھ کا نکاح مکرمہ جمیلہ بی صاحبہ بنت مکرم محمد دین صاحب ٹیلر ماسٹر آف شیندرہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ دونوں خاندان بڑے مخلص احمدی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار بشارت احمد بشیر مبلغ انچارج علاقہ پونچھ۔

تقریب شادی

میرے تیسرے بیٹے عزیز انور احمد تنویر کی شادی مورخہ ۵ رنومبر ۱۹۹۱ء کو جے پور میں ہوئی اور مورخہ ۹ رنومبر ۱۹۹۱ء کو قادیان میں دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں قریباً تین صد افراد شامل ہوئے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ مسرت و برکت کرے۔ آمین۔ خوشی کے اس موقع پر دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے۔

خاکسار ماجرہ بیگم اہلیہ مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم۔

ولادت

(۱) ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ نومبر ۹۱ بروز منگل مکرم سید عبد النعیم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید جماعتِ احمدیہ بنارس کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم الحاج سید عبد المقتدر صاحب کٹکی کا پوتا اور مکرم نور محمد صاحب ساکن مسکرا کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے اور وہ خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ مکرم اعجاز صاحب نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ (خاکسار نسیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ بنارس)

(۲) ۔ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب بی۔ اے۔ بی ایڈ ورڈمان تحریر کرتے ہیں کہ:۔ میری بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم اہلیہ مکرم حبیب اللہ شریف صاحب معلم کمنڈور ضلع ورنگل کو مورخہ ۲۷ نومبر ۹۱ بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود مکرم عبد اللہ شریف صاحب چنتہ کنٹہ کا پوتا ہے بچے کا نام "منیر اللہ شریف" تجویز کیا گیا ہے۔ مبلغ پندرہ روپے اعانتِ بدر میں اور دس روپے تعمیر مساجد میں دیئے گئے۔ قارئین بدر دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (ادارہ بدر)

جلسہ سالانہ قادیان پر آنیوالے ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان پر جو احمدی ڈاکٹر صاحبان اور پارا میڈیکل (PARA-MEDICAL) سٹاف احباب شرکت کی غرض سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ رضاکارانہ طور پر ان ایام میں خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اپنا نام معہ کوالیفیکیشن لکھ کر یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ ان کا قیام قادیان میں کتنے دن رہے گا۔ اس تعلق میں مکرم انچارج صاحب احمدیہ شفاخانہ کو جلد مطلع فرمائیں تاکہ حسبِ ضرورت ان کی ڈیوٹی لگائی جاسکے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

منظوری قائدین مجالس برائے سال ۹۲-۹۱ و ۹۳-۹۲ء

کیرنگ : مکرم لیاقت علی خان صاحب۔

کوچین : مکرم کے۔ اے اقبال صاحب۔

پلورتی : مکرم اے۔ ایس۔ نوشاد صاحب۔

سکندرآباد : مکرم سلطان محمد الدین صاحب۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرّحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر:- ۶۲۹۴۴۳

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO. OFF:- 6378622 RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS).
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

Starline
NIR
"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خُدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ
(گناہ پر پشیمان ہونا ہی اصل توبہ ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- میںگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
بانی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206